An Najihun
INSTITUTE

طلب علم کے لیے

کون سی کتب عمدہ ہیں؟

اور ان کا انتخاب کیسے کیا جائے؟

طلب علم کے لیے رہنمائی پر ایک
مختصر اور مفید رسالہ

مرتب: شیخ عبدالوہاب سلیم حفظہ اللہ

فہرستِ موضوعات

موضوعات	صفحہ نمبر
علم شرعی عظیم نعمتِ الٰہی ہے	۱
راسخ عالم کو استاذ بنانا کتب کے انتخاب سے پہلے ہے	۱
درست کتاب اور درست استاذ نہ منتخب کرنے کا نتیجہ	۱
معاصر علماء کا ذکر جنہوں نے کچھ کتب کی نشاندہی کی	۲
علماء سے انتخاب کتب کا مشورہ لینے کے فوائد	۲
اوّل: قرآن اور تفسیر کی کتب	۳
• القرآن الکریم	۳
• تفسیر ابنِ کثیر	۳
• تفسیر ابن جریر الطبري	۴
• تفسیر البغوي	۴
• تفسیر القرطبی	۵
• تفسیر السعدي	۵
• أضواء البیان	۵
• تفسیر ابن العثیمین	۵
• اردو تفسیر (تفسیر القرآن العظیم از الشیخ عبد السلامؒ بھٹوی)	۶

دوم: عقیدہ کی کتب	٦
• الأصول الثلاثۃ اور قواعد الأربع	۷
• کتاب التوحید	۷
• العقیدۃ الواسطیۃ	۸
• العقیدۃ الطحاویۃ اور شرح عقیدہ الطحاویۃ	۸
• لمعۃ الاعتقاد	۸
• القواعد المثلی	۹
• أصول السنۃ از امام أحمد	۹
• السنۃ کے نام سے عقیدے کی کتب اور ان کی شروحات	۹
• عادل آل حمدان کے جمع کردہ عقدی متون	۱۰
سوم: حدیث کی کتب	۱۰
• صحیح البخاری	۱۰
• صحیح مسلم	۱۱
• السنن الأربع	۱۱
• بلوغ المرام	۱۱
• عمدۃ الأحکام	۱۱
• الأربعون النوویۃ	۱۲
• جامع العلوم والحکم	۱۲

• کتبِ احادیث کی شروحات	۱۲
• عمدۃ الأحکام کی شروحات	۱۵
• ریاض الصالحین کی شروحات	۱۵
• بلوغ المرام کی شروحات	۱۵
• الأربعون النوویۃ کی شروحات	۱۵
چہارم: فقہ کی کتب	۱٦
• احناف کی کتب	۱٦
• مالکیہ کی کتاب	۱۷
• شافعیہ کی کتب	۱۷
• حنابلہ کی کتب	۱۷
• عمومی و تقابلی فقہ	۱۸
• اہلِ حدیث و دلیل پر مبنی فقہ	۱۸
پنجم: اصولِ فقہ	۱۹
• الورقات	۱۹
• الأصول من علم الأصول	۱۹
• مذکرۃ أصول الفقہ	۲۰
• أصول الفقہ عند أھل السنۃ	۲۰
• أصول الفقہ عند أھل الحدیث	۲۰

• الموافقات	۲۰
• الاعتصام	۲۱
• إعلام الموقعین عن رب العالمین	۲۱
ششم: فرائض (وراثت)	۲۲
• الرحبیة	۲۲
• حاشیة الرحبیة	۲۲
• البرهانیة	۲۲
• التحقیقات المرضیة في المباحث الفرضیة	۲۲
• الفوائد في تسهیل مسائل الفرائض	۲۳
ہفتم: نحو وعربی زبان	۲۳
• النحو الصغیر	۲۳
• نظم النحو الصغیر	۲۳
• فتح القریب وشرح النحو الصغیر	۲۳
• الآجرومیة	۲۴
• شرح الآجرومیة لابن عثیمین	۲۴
• ألفیة ابن مالک اور اس کی شرح ابن عقیل	۲۴
ہشتم: تجوید	۲۴
• تحفة الأطفال	۲۴

نہم: مصطلح الحدیث کی کتب	۲۴
• البیقونیۃ—عمر بن فتوح البیقونیؒ	۲۵
• مصطلح الحدیث—شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ	۲۵
• تیسیر مصطلح الحدیث—د. محمود الطحان	۲۵
• نخبۃ الفکر—حافظ ابن حجر العسقلانیؒ	۲۵
• تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي—حافظ السیوطیؒ	۲٦
• فتح المغیث شرح ألفیۃ الحدیث—امام سخاویؒ	۲٦
• مقدمۃ ابن الصلاح / معرفۃ أنواع علوم الحدیث—ابن الصلاحؒ	۲٦
• الکفایۃ في علم الروایۃ—امام خطیب بغدادیؒ	۲٦
• الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع—خطیب بغدادیؒ	۲٦
• المحدث الفاصل بین الراوي والواعي—رامہرمزیؒ	۲۷
دہم: آداب وتزکیہ کی کتب	۲۷
• ریاض الصالحین—حافظ النوویؒ	۲۷
• عشر قواعد في تزکیۃ النفس—الشیخ عبد الرزاق البدر	۲۷
• کتاب الزہد—امام احمد بن حنبلؒ	۲۷
• کتاب الزہد والرقائق—عبد اللہ بن المبارکؒ	۲۸
• کتاب الإخلاص والنیۃ—ابن أبي الدنیاؒ	۲۸
• الصمت وآداب اللسان—ابن أبي الدنیاؒ	۲۸

• حسن الظن باللہ — ابن أبي الدنیاؒ	۲۸
• مختصر منهاج القاصدين — ابن قدامہ المقدسيؒ	۲۸
• صيد الخاطر — ابن الجوزيؒ	۲۹
• أعمال القلوب — شیخ خالد بن عثمان السبت حفظہ اللہ	۲۹
• لطائف المعارف — ابنِ رجب الحنبليؒ	۲۹
• التخويف من النار — ابنِ رجب الحنبليؒ	۲۹
• منظومة الألبيري — أبو إسحاق إبراھیم بن مسعود الألبيريؒ	۲۹
• کتب شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ اور کتب ابن القیمؒ	۳۰
• العبودیۃ — شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ	۳۰
• التحفة العراقية في الأعمال القلبية — ابن تیمیہؒ	۳۰
• جامع الرسائل / رسائل في التربية والسلوک — ابن تیمیہؒ	۳۰
• الوصیۃ الصغریٰ — شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ	۳۱
• مدارج السالکین — امام ابن القیمؒ	۳۱
• الداء والدواء / الجواب الکافي — امام ابن القیمؒ	۳۱
• الفوائد — امام ابن القیمؒ	۳۱
• عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین — امام ابن القیمؒ	۳۱
• الوابل الصیب من الکلم الطیب — امام ابن القیمؒ	۳۲
• الرسالة التبوكية / زاد المهاجر إلى ربه — امام ابن القیمؒ	۳۲

• طریق الھجرتین وباب السعادتین—امام ابن القیمؒ	۳۲
گیارہ: تاریخ وسیرت کی کتب	۳۳
• الرحیق المختوم—شیخ صفی الرحمن مبارکپوریؒ	۳۳
• رحمۃ للعالمین—قاضی محمد سلیمان منصورپوریؒ	۳۳
• اللؤلؤ المکنون في سیرۃ النبي المأمون ﷺ—موسیٰ بن راشد العازمی	۳۳
• السیرۃ النبویۃ—ابن ہشامؒ	۳۳
• الفصول في سیرۃ الرسول ﷺ—حافظ ابن کثیرؒ	۳۴
• المختصر الکبیر في سیرۃ الرسول ﷺ—عز الدین ابن جماعۃؒ	۳۴
• السیرۃ النبویۃ ضوء مصادر الاصلیۃ—د. مہدی رزق اللہ احمد	۳۴
• السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ—د. أکرم ضیاء العمري	۳۴
• زاد المعاد في هدي خیر العباد—امام ابن القیمؒ	۳۴
• الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ—قاضی عیاض المالکیؒ	۳۵
• الشمائل المحمدیۃ—امام ترمذیؒ	۳۵
• صور من حیاۃ الصحابۃ وصور من حیاۃ التابعین—عبد الرحمن رأفت الباشا	۳۶
• الطبقات الکبریٰ—امام ابن سعدؒ	۳۶
• أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ—ابن الأثیرؒ	۳۶
• الإصابۃ في تمییز الصحابۃ—حافظ ابن حجرؒ	۳۶
• الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب—حافظ ابن عبد البرؒ	۳۶

• سیر أعلام النبلاء—امام ذہبیؒ	۳۶
• البدایۃ والنھایۃ—حافظ ابن کثیرؒ	۳۷
• تاریخ الطبري / تاریخ الرسل والملوک—امام محمد بن جریر الطبریؒ	۳۷
• تاریخ خلیفۃ بن خیاط—خلیفہ بن خیاطؒ	۳۷
سیرت و تاریخ کے تاریخی اشکالات سمجھنے کے لیے معاون کتب	۳۸
• العواصم من القواصم—قاضی ابو بکر ابن العربی المالکیؒ	۳۸
• حقبۃ من التاریخ—ڈاکٹر عثمان بن محمد الخمیس	۳۸
بارہویں: فتاویٰ و مجموعات	۳۸
• مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ مجلد ۱۰،۱۱	۳۸
• برصغیر کے علماء اہل الحدیث کی کتب	۳۸
حاصلِ کلام	۳۹

طلبِ علم کے لیے کون سی کتب عمدہ ہیں اور ان کا انتخاب کیسے ہو؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمدٍ خاتم النبيين، وعلى آله وصحبه أجمعين-أما بعد!

علمِ شرعی عظیم نعمتِ الٰہی ہے

علمِ دین اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے، اور اس نعمت تک رسائی کے بڑے اسباب میں سے ایک صحیح کتابوں کا مطالعہ ہے۔ ہر زمانے میں اہلِ علم نے اس بات پر زور دیا کہ طالبِ علم کو ہر کتاب پڑھنے کے بجائے منتخب، معتبر، اصولی، اور منہجِ سلف پر قائم کتب کا انتخاب کرنا چاہیے، تاکہ اس کا وقت بھی محفوظ رہے، فکر بھی درست ہو، اور علم بھی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو۔

راسخ عالم کو استاذ بنانا کتب کے انتخاب سے پہلے ہے

موجودہ مفتی اعظم مملکہ اور عالم ربانی الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: طالب علم کے لئے بہت ضروری ہے وہ مطالعہِ کتب سے پہلے اچھے استاذ کا انتخاب کرے کیونکہ ابتدائی طالب علم کے لئے بالکل مناسب نہیں ہے کہ وہ کتب کا مطالعہ خود ہی شروع کردے اس کے کئی مفاسد ہیں کیونکہ اسے نہیں معلوم اسے کس علم یا فن سے آغاز کرنا ہے اور اس علم یا فن کی کس کتاب سے ابتداء کرنی ہے اور بتدریج کیسے علمی منازل طے کرنا ہیں؟ اس کے علاوہ اس چیز کا اندیشہ ہے وہ ایسی کتب نہ پڑھ لے جو منحرفین اور گمراہ لوگوں کی ہیں اور وہ علمِ شرعی کے رستے پہ چلنے کی بجائے دوسری جانب نکل کھڑا ہو اور اسے درست بھی سمجھ رہا ہو۔ اسی طرح کئی بار کئی معروف سابقہ علماء کے عقائد میں یا ان کی کتب میں ایسی غلطی ہوتی ہے جو صحیح العقیدہ عالم ہی درست کر سکتا ہے ورنہ وہ طالب علم اس کو حرزِ جان بنالیتا ہے۔

درست کتاب اور درست استاذ نہ منتخب کرنے کا نتیجہ

اس کی ایک مثال محدث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ دیتے ہیں۔ ایک معروف اہلِ الحدیث واعظ اپنی تقریر میں کہہ رہے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کوئی جہت نہیں ہے میں اس پہ بہت حیران ہوا تو بعد میں معلوم ہوا انہوں نے عقیدہ نسفیہ پڑھ رکھا تھا اور اس کو

پڑھانے والے استاذ بھی اسی عقیدے کے حامل تھے۔ یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ الشیخ محمد امان الجامیؒ کو جزائے خیر دے جو ہمارے ہاں اس منحرف کتاب کی جگہ عقیدہ طحاویہ اور عقیدہ واسطیہ داخلِ نصاب کروا گئے۔

معاصر علماء کا ذکر جنہوں نے کچھ کتب کی نشاندہی کی

اسی لیے معاصر اکابر علماء جیسے الشیخ عبد العزیز بن بازؒ، الشیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ، الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ، الشیخ صالح الفوزان، الشیخ مقبلؒ بن هادي الوادعي، الشیخ عبد الكريم الخضير، الشیخ صالح السندی، الشیخ صالح العصیمی، الشیخ عبد المحسن القاسم اور دیگر اہلِ علم نے کچھ ایسی کتب کی نشاندہی کی جنہیں طالبِ علم کے لیے بنیادی سرمایہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ عالم اور طالبِ علم کا کتاب کے ساتھ سفر دنیا سے رخصت ہونے تک ختم نہیں ہوتا، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: المِحْبَرَة إِلَى الْمَقْبَرَة، یعنی دوات (مرادِ علمِ شرعی) قبر تک ساتھ رہتی ہے۔

چونکہ پبلشرز، اشاعتی ادارے بلکہ کمپیوٹر اور جدید ذرائع بے شمار کتابیں پیش کر رہے ہیں، اس لیے طالبِ علم کبھی اس بات میں حیران رہ جاتا ہے کہ اپنے لیے کون سی کتاب منتخب کرے؛ کس کتاب کا منہج درست ہے، طلبِ علم میں کن چیزوں کو پہلے اختیار کرنا چاہیے، کون سا نسخہ محقق اور معتبر ہے، وغیرہ۔ اسی لیے طالبِ حق و ہدایت کو اس معاملے میں علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تاکہ وہ اپنا وقت اور مال ایسی کتابوں پر ضائع نہ کرے جو فائدہ نہ دیتی ہوں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کہیں وہ اہلِ زیغ وضلال کی کتابیں پڑھ کر اپنے دین ہی میں نقصان نہ اٹھا بیٹھے۔

علماء سے انتخاب کتب کا مشورہ لینے کے فوائد

علماء سے مشورہ لینے اور ان سے کتابوں کی رہنمائی حاصل کرنے کے بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے اہم یہ ہیں:

- ہلاکت کے راستوں اور اہلِ بدعت و اہلِ ہوا سے بچاؤ، کیونکہ وہی اصل بیماری ہیں۔
- وقت کی حفاظت اور زمانے کی بچت، خاص طور پر اس کے لیے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔

- حق پر ثابت قدمی، اور ہدایتِ بیان کا سبب بننا۔

جیسا کہ شیخ مقبلؒ فرماتے ہیں: کتنے ہی ایسے کتابیں ہوتی ہیں جو تمہاری ہدایت اور جہنم سے نجات کا سبب بن جاتی ہیں۔

اسی مقصد کے تحت طلبہ کے لیے ان ربانی علماء کی نصیحت کی روشنی میں کچھ کتب کے نام جمع کئے ہیں اور یہ ذہن نشین رہے کہ طالبِ علم کے لیے اس کا مطالعہ نہایت اہم ہے، تاکہ وہ خود بھی فائدہ اٹھائے، دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے نفع دے، اور وہ شدید فتنوں سے محفوظ رہے۔

ذیل میں انہی کتابوں کو فنون کے اعتبار سے مرتب کر کے ان کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

اوّل: قرآن اور تفسیر کی کتب

القرآن الکریم: یہ سب علوم کی اصل، سرچشمہ، نور، ہدایت اور دین کی بنیاد ہے۔ تمام علماء نے سب سے پہلے قرآن کی تلاوت، حفظ، تدبر، اور اس پر عمل کی نصیحت کی ہے۔ اس لئے اس کی خوب تلاوت، اس پہ غور و فکر اور اس سے نصیحت لینا فرض عین ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے قرآن کا اصل مقصود اس پہ عمل ہے تو جو اس کی تلاوت کرے گا، اس پہ غور و فکر کرے گا، نصیحت کی کتاب سمجھے گا، اسی کے لئے علم و عمل کے دروازے کھلیں گے۔ یہ عقیدہ، عبادات، اخلاق، معاملات سب کا اصل منبع، دلوں کا نور، شبہات کا ازالہ اور ایمان میں اضافہ کا باعث ہے۔ الشیخ ابن بازؒ کہتے ہیں طالب علم کا روزانہ کا ورد مقرر ہونا چاہئے جو وہ تلاوت کرے کسی کو سنائے اور اسی طرح کچھ آیات پہ غور و فکر کرے، الشیخ البانیؒ کہتے ہیں ہمیں نہیں معلوم سلف میں سے کسی نے قرآن مجید یاد کئے اور سمجھے بغیر علم کا سفر طے کیا ہو پھر مزید کہتے ہیں یہ علم کے دروازے کھولتا ہے اسی لئے طالب علم ہمیشہ اپنا مصحف اپنے پاس رکھے، سفر و حضر میں اس کی تلاوت اپنا معمول بنالے۔

تفسیر ابنِ کثیر: اہل السنۃ کے ہاں سب سے زیادہ مقبول تفاسیر میں سے ایک ہے اس کا اصل نام تو تفسیر القرآن العظیم ہے لیکن اپنے مصنف امام أبو الفداء عماد الدین اسماعیل المعروف ابن کثیر ہیں۔ تفسیر ابن کثیر کے نام سے ہی زبان زدِ عام ہے۔ یہ ہر عالم دین جن

کے نام اوپر مذکور ہیں سب نے ہی اور اس کے علاوہ بھی تقریباً ہر راسخ عالم ہی نے اس کی طرف راہنمائی کی ہے تفسیر ابن کثیر کی خاصیت یہ ہے کہ یہ قرآن کی تفسیر بالماثور ہے لہذا یہ قرآن، حدیث اور آثارِ صحابہ و تابعین کا وسیع ذخیرہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور منہج سلف پر قائم تفسیر ہے اس لیے عقیدہ کے باب میں نہایت معتبر سمجھی جاتی ہے جو متوسط طالب علم کے لیے بہترین ہے۔ عبارت نسبتاً واضح اور قابلِ فہم ہے، جبکہ اسرائیلی روایات پر تنبیہ اور ان کی چھان بین بھی ملتی ہے۔ یہ تفسیر طالبِ علم کے لیے تفسیر بالمأثور، حدیثی فوائد، اور سلف کے فہمِ قرآن کا بہترین خزانہ ہے۔

تفسير ابن جرير الطبري: امام المفسرین محمد بن جریر الطبریؒ تفسیر کی سب سے قدیم، عظیم اور بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے، تفسیر بالمأثور کی عظیم ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اسے اہلِ علم امّ التفاسیر بھی کہتے ہیں کیونکہ ابتدائی کتبِ تفسیر میں سے ہم تک پہنچنے والی تفسیر ہے اور اس کے بعد لکھے جانے والی سب تفاسیر نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ مختلف اقوال ذکر کر کے دلائل کے ساتھ راجح قول بھی بیان کرتے ہیں، یہ اقوالِ سلف کا خزانہ اور بیک وقت لغت، قراءات، اور دلائل کا اجتماع اور محققین کے لیے قیمتی سرمایہ ہے یہ تفسیر کے متخصص طالب علم اور منتہی درجے کے طالب علم کے لئے انتہائی مفید ہے۔ اس لیے یہ محققین کے لیے نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔ یہ تفسیر متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم، خصوصاً عربی جاننے والوں اور علمی تحقیق کرنے والوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔

تفسير البغوي: امام محی السنۃ الحسینؒ بن مسعود البغوی کی تفسیر ہے جس کا اصل نام معالم التنزیل ہے، اہلِ سنت کی معتبر تفاسیر میں سے ایک نہایت مفید اور متوازن تفسیر ہے۔ اس میں آیات کی تفسیر قرآن، حدیث اور اقوالِ سلف کی روشنی میں کی گئی ہے، جبکہ غیر ضروری طول اور پیچیدہ مباحث سے اجتناب کیا گیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے ضعیف اور بے اصل روایات سے کافی حد تک احتراز کیا ہے، اسی لیے یہ تفسیر اعتماد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ یہ کتاب مبتدی سے متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے بہت موزوں ہے، خاص طور پر اس شخص کے لیے جو مختصر مگر مستند تفسیر پڑھنا چاہتا ہو۔ یہ مختصر مگر معتبر تفسیر میں سے ایک ہے انتہائی آسان انداز ہے، اس میں ضعیف روایات کم اور یہ متوسط درجے کے طالب علم کے لیے موزوں ہے۔

تفسیر القرطبی: الجامع لأحکام القرآن امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی المالکیؒ کی نہایت مشہور اور جامع تفسیر ہے۔ یہ اگرچہ بنیادی طور پر آیاتِ احکام اور فقہی مسائل کی تفسیر ہے، لیکن اس میں صرف فقہ ہی نہیں بلکہ عقیدہ، لغت، نحو، قراءات، حدیث، آثارِ سلف، اسبابِ نزول اور اخلاقی و تربیتی فوائد بھی بڑی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ امام قرطبیؒ ہر آیت کی تفسیر میں پہلے اس کے الفاظ، لغوی معانی، اعراب، قراءات اور سببِ نزول پر گفتگو کرتے ہیں، پھر اس سے متعلق احادیث، آثارِ صحابہ و تابعین اور اقوالِ مفسرین ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بعد آیت سے نکلنے والے فقہی مسائل کو جداگانہ عنوانات کے تحت تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اس تفسیر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کی فقہی رہنمائی کو بہت وسیع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ عبادات، معاملات، نکاح، طلاق، حدود، جہاد، قضاء اور معاشرتی احکام سے متعلق مسائل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ امام قرطبیؒ اسرائیلی روایات، ضعیف اقوال اور بے بنیاد حکایات سے نسبتاً احتیاط کرتے ہیں، اور آیات سے عملی و اخلاقی فوائد بھی اخذ کرتے ہیں۔ یہ تفسیر فقہی ذوق کے طلاب اور عموماً متوسط اور اعلیٰ درجے کے طلبہ، محققین اور آیاتِ احکام کا تفصیلی مطالعہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

تفسیر السعدي: یہ طویل تفسیر نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا حاشیہ ہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو قبول عام عطا فرمایا جس کی وجہ اس کے مصنف الشیخ عبد الرحمن السعديؒ کا تفسیری منہج ہے کہ انہوں نے سلف کی تفسیر کو انتہائی جامعیت کے ساتھ چند جملوں میں بیان کر دیا ہے۔ اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات میں سے اس کی سادہ اور آسان زبان، سلف کے کلام کا خلاصہ، اس کا تربیتی انداز اور فقہی و اخلاقی فوائد پہ ترکیز اور آیاتِ صفات میں منہجِ سلف پہ کاربند ہونا ہے۔

أضواء البیان: الشیخ محمد الأمین الشنقیطيؒ کی تفسیر أضواء البیان في إیضاح القرآن بالقرآن ایک عظیم علمی تفسیر ہے، جس میں قرآن کی آیات کی وضاحت دوسری آیاتِ قرآنیہ سے کی گئی ہے، یعنی قرآن کے ذریعے قرآن کی تفسیر۔ اس کتاب میں فقہی مسائل، اصولِ فقہ، لغوی نکات اور دلائل کے ساتھ تحقیقی انداز بھی پایا جاتا ہے، اس لیے یہ محض عام تفسیر نہیں بلکہ علمی استنباط کا خزانہ ہے۔ شیخ شنقیطی کا اسلوب مضبوط، دقیق اور استدلالی ہے، جس سے قاری میں فقہی و اصولی بصیرت پیدا ہوتی ہے۔

تفسیر ابن العثیمین: الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ کی تفسیر ہے لیکن یہ تفسیر انہوں نے لکھی نہیں ہے بلکہ انہوں نے قرآن کی تفسیر کو اپنے دروس میں مکمل کیا جسے ان کی وفات کے بعد ان کے شاگردوں نے کتابی صورت میں ڈھال دیا، اسے کتابی شکل دی، تکرار کو ختم

کیا، اسے مرتب اور مہذب کر کے مرحلہ وار شائع کیا جو کہ اب مکمل ہو چکی ہے، اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات میں سے یہ ہے کہ اس کی زبان انتہائی سہل ہے اسی طرح اس میں ہر آیت اور کلمے کی وضاحت موجود ہے، شیخ ابن العثیمینؒ چونکہ ہر فن کے عالم تھے تو وہ تفسیر میں بھی نظر آتا ہے اور یہ تفسیر عقدی، لغوی، فقہی، اصولی، ادبی وبلاغی، نحوی ہر قسم کے فوائد سے بھری ہوئی ہے۔ ایک اور چیز اس تفسیر کو ممتاز کرتی ہے کہ اس میں جدید مسائل اور نوازل کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ بہت سے علماء کی رائے ہے کہ یہ دراصل شیخ سعدیؒ کی تفسیر جو کہ ایک حاشیے کی شکل میں ہے اس کی شرح ہے اور اسی طرح اگر شیخ سعدیؒ اگر مفصل تفسیر لکھتے تو ایسی ہی ہوتی۔ یہ تفسیر مبتدی سے منتہی ہر طالب علم کے لئے مفید ہے۔

اردو تفسیر (تفسیر القرآن العظیم از الشیخ عبد السلامؒ بھٹوی): اگرچہ عربی زبان کے بعد اگر کسی زبان میں سب سے زیادہ علمی سرمایہ ہے اور اسی طرح تفاسیر ہیں تو وہ اردو زبان ہے لیکن اس میں معیاری تفاسیر کی کمی ہے جن کا منہج بھی درست ہو، جامعیت بھی ہو طوالت اور اختصار دونوں سے احتراز برتا ہو اس حوالے سے یہ تفسیر ایک عمدہ اضافہ ہے طالب علم کو عربی زبان کے ساتھ اس تفسیر سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔

دوم: عقیدہ کی کتب

عقیدے کی کتب کا درست انتخاب اس لیے نہایت ضروری ہے کہ عقیدہ دین کی بنیاد ہے؛ اگر بنیاد میں خرابی آ جائے تو عبادات، اخلاق اور اعمال بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ صحیح عقیدہ انسان کو توحید، سنت اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھتا ہے، جبکہ غلط کتابیں شبہات، بدعات اور فکری انحراف کا سبب بن سکتی ہیں، اس لیے اس باب میں معتبر اہلِ سنت کی کتب ہی اختیار کرنی چاہییں۔ متقدمین کے زمانے میں عقیدے پر مستقل کتب نسبتاً کم تھیں، کیونکہ اس دور میں لوگ قرآن، حدیث اور فہمِ صحابہ سے براہِ راست عقیدہ لیتے تھے، اور بدعات و فلسفیانہ انحرافات ابھی عام نہ ہوئے تھے۔ جب بعد میں خوارج، روافض، جہمیہ، معتزلہ، فلاسفہ اور صوفیہ اور دیگر فرقوں کے شبہات ظاہر ہوئے، تو اہلِ علم نے عقیدۂ سلف کی حفاظت اور وضاحت کے لیے مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الأصول الثلاثة اور قواعد الأربع: الأصول الثلاثة محمد بن عبد الوهابؒ کی نہایت مختصر مگر عظیم فائدے والی کتاب ہے، جس میں ہر مسلمان کے لیے تین بنیادی امور بیان کیے گئے ہیں: بندہ اپنے رب کو پہچانے، اپنے دینِ اسلام کو جانے، اور اپنے نبی محمد ﷺ کو پہچانے۔ یہ وہی تین سوالات ہیں جو قبر میں پوچھے جائیں گے، اس لیے یہ کتاب عقیدہ کی ابتدائی اور لازمی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا اسلوب آسان، دلائل پر مبنی اور عوام وطلبہ دونوں کے لیے مفید ہے۔ الشیخ ابن العثیمین کہتے ہیں یہ انتہائی مختصر لیکن بنیادی عقیدے کے سوالات پر مبنی انتہائی مفید رسالہ ہے۔

القواعد الأربع الشیخ محمد بن عبد الوہاب کا ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں شرک کی حقیقت سمجھانے اور مشرکینِ عرب کے طریقے کو واضح کرنے کے لیے چار عظیم اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ربوبیت کا اقرار کافی نہیں، بلکہ عبادت کو خالص اللہ کے لیے کرنا ضروری ہے۔ یہ رسالہ توحید وشرک کے باب میں نہایت بنیادی اور بیدار کرنے والی کتاب ہے۔

کتاب التوحید: الشیخ محمد بن عبد الوهابؒ التیمی کی انتہائی جامع اور مختصر کتاب ہے جس میں توحید الوہیت / توحیدِ عبادت کی وضاحت اور شرک کی مختلف صورتوں سے آگاہ کرنے والی نہایت عظیم اور بنیادی کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے قرآن وحدیث کے دلائل کے ذریعے اللہ کے حقِ عبادت، دعا، خوف، توکل اور دیگر اعمالِ قلبیہ وبدنیہ کی صحیح حقیقت بیان کی ہے۔ اس کا اسلوب مختصر، مضبوط اور اثر انگیز ہے، اسی لیے یہ عقیدۂ اہلِ سنت کی ابتدائی اور لازمی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ ہر طالبِ علم کے لیے یہ کتاب توحید کی صحیح سمجھ پیدا کرنے میں نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب بھی ان کتب میں سے ہے جو ہر معاصر عالم دین نے طالب علم کے پڑھنے کے لئے نصیحت کی۔ الشیخ ابن باز کہتے ہیں: یہ کتاب اپنی مختصر حجم کے باوجود انتہائی مفید کتاب ہے اور گزشتہ کچھ صدیوں میں اس جیسی کوئی اور کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ اس میں توحید، توحید کے منافی امور، اس کے مخالف اعمال، اس کے کمالات، اور وہ چیزیں ذکر کی گئی ہیں جو کمالِ توحید کے خلاف ہیں۔

اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھیں گئی ہیں جن میں اہم ترین فتح المجید، قول المفید، غایۃ المرید اور اعانۃ المستفید ہیں۔

العقیدۃ الواسطیۃ: شیخ الإسلام امام ابن تیمیہؒ کی نہایت مشہور اور مبارک کتاب ہے، جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اسماء وصفاتِ الٰہی، ایمان، تقدیر، صحابہ کرام، آخرت اور دیگر اصولِ عقیدہ کو قرآن و سنت کے دلائل سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کا اسلوب مضبوط، علمی اور نصوص پر مبنی ہے، اسی لیے یہ عقیدہ کی بنیادی اور معتمد کتب میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید ہے، جبکہ مبتدی بھی استاد کی رہنمائی میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کتاب کی بہت سی عمدہ شروحات ہیں: ابتدائی طالب علم کو الشیخ ابن العثیمین اور الشیخ صالح الفوزان سے رجوع کرنا چاہیے اور اگلے مرحلے میں الشیخ خلیل ہراس اور شیخ صالح آل الشیخ کی شروحات کو طالب علم دیکھے۔

العقیدۃ الطحاویۃ اور شرح الطحاویۃ: ابتدائی عقیدہ اہل السنۃ پہ لکھے جانے والے متون میں سے ایک العقیدۃ الطحاویۃ ہے جو امام أبو جعفر الطحاوي کا ایک مختصر مگر نہایت جامع متن ہے، جس میں اہلِ سنت والجماعت کے بنیادی عقائد کو نہایت سادہ اور مضبوط انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں توحید، صفاتِ الٰہی، ایمان، تقدیر، نبوت، صحابہ کرام، آخرت، جنت و جہنم اور امت کے اصولی مسائل کو اختصار کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے، اسی لیے یہ صدیوں سے اہلِ علم کے ہاں مقبول اور معتمد متن ہے۔

شرح العقیدۃ الطحاویۃ: امام ابن أبي العز الحنفي کی اس متن کی سب سے مشہور اور مفصل شرح ہے، جس میں قرآن و سنت، آثارِ سلف اور عقلی دلائل کی روشنی میں مسائل کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اہل السنۃ کے عقیدہ کو دلائل کے ساتھ مضبوط انداز میں پیش کیا گیا ہے اور مختلف فرقوں کے شبہات کا علمی رد بھی موجود ہے۔ یہ دونوں کتابیں متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید ہیں، خصوصاً اس شخص کے لیے جو عقیدہ کو اصولی اور تحقیقی انداز میں سمجھنا چاہتا ہو۔

لمعۃ الاعتقاد: لمعۃ الاعتقاد الھادي إلی سبیل الرشاد، امام ابن قدامۃ المقدسي کی ایک مختصر مگر نہایت معتمد کتاب ہے، جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کو نہایت سادہ، واضح اور مضبوط انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اسماء وصفاتِ الٰہی، قرآن کے کلام اللہ ہونے، ایمان، تقدیر، صحابہ کرام، آخرت اور دیگر اصولِ عقیدہ کو نصوصِ قرآن و سنت کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسلوب مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے، اسی لیے یہ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے بہت مفید متن شمار ہوتی ہے۔ عقیدہ کی ابتدائی تدریس کے لیے اہلِ علم نے ہمیشہ اس پر خاص توجہ دی ہے۔

القواعد المثلی: القواعد المثلی في صفات اللہ وأسمائہ الحسنیٰ، الشیخ محمد بن صالح العثیمین کا نہایت اہم اور اصولی رسالہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے باب کے بنیادی قواعد نہایت واضح اور منظم انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اہلِ سنت والجماعت کا صحیح منہج واضح کیا گیا ہے کہ نصوصِ صفات کو بغیر تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے کیسے سمجھا جائے۔ شیخ نے مشکل مسائل کو آسان مثالوں اور مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے، اسی لیے یہ اسماء وصفات کے باب میں مبتدی سے متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید کتاب ہے۔ جدید شبہات کے ازالے اور عقیدہ کی مضبوطی کے لیے بھی یہ ایک قیمتی رسالہ ہے۔ پہلے أسماء الحسنیٰ کے قواعد ہیں پھر صفاتِ الٰہیہ کے قواعد ہیں اور پھر أسماء وصفات کے مشترکہ قواعد کا ذکر ہے۔

أصول السنۃ از امام أحمد: امام أحمد بن حنبل کا نہایت اہم اور مختصر رسالہ ہے، جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے بنیادی اصولِ عقیدہ کو سلف صالحین کے منہج کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس میں تین بنیادی چیزیں ہیں: تمسک السنۃ یعنی سنت کی پابندی کی اہمیت اور اس کے ضوابط، بدعت کی تحذیر، اسی طرح باہمی جدل اور جھگڑے چھوڑنے کی ترغیب، صحابہ کرام سے محبت، تقدیر، ایمان، قرآن کے کلام اللہ ہونے، اور اہلِ بدعت سے اجتناب جیسے عظیم اصول ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس دور میں لکھی گئی جب بدعات اور فکری انحرافات ظاہر ہو رہے تھے، اس لیے اس میں اہلِ سنت کا واضح موقف محفوظ ہے۔ عقیدۂ سلف کو اصل مصادر سے سمجھنے کے لیے یہ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید متن ہے۔

السنۃ کے نام سے عقیدے کی کتب اور ان کی شروحات عقیدے کی بعض اہم مزید کتب السنۃ یا شرح السنۃ یا پھر ملتے جلتے ناموں سے ہیں، یہ کتب خصوصاً سلفِ صالحین کے عقائد، آثار، اہلِ بدعت کے رد، اور منہجِ اہلِ حدیث کی وضاحت میں نہایت اہم مقام رکھتی ہیں۔ چند مشہور اور اہم کتب درج ذیل ہیں: السنۃ لعبد اللہ بن احمد ابن حنبل ہے امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کی عظیم کتاب، جس میں امام احمد اور سلف کے عقائد، آثار اور جہمیہ وغیرہ کے رد کے بہت سے آثار جمع ہیں۔ عقیدۂ سلف کے اہم مصادر میں سے ہے۔ اس کے علاوہ امام احمد کے شاگرد الخلال، ابن ابی عاصم کی اسی نام سے کتب ہیں جن میں حنبلی منہج، عقیدۂ سلف، اہلِ سنت کے اصول، فضائلِ صحابہ، ایمان، تقدیر اور بدعات کے رد ایسے موضوعات کو جمع کیا گیا ہے۔

اسی طرح شرح السنۃ کے نام سے بھی کتب موجود ہیں جن میں معروف کتب امام بربہاری، امام مزنی اور امام بغوی کی ہیں، شرح أصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ امام اللالکائی کی کتاب ہے مگر اہل السنۃ کے عقائد کی سب سے عظیم موسوعات میں شمار ہوتی ہے۔ الشیخ صالح الفوزان کہتے ہیں سلف کی کتب میں بہت خیر ہے طالب علم کو ان سب کتب کو پڑھنا چاہئے جو السنۃ یا اس طرح کے ناموں کے ساتھ ہیں اس میں ترتیب یہ ہونی چاہیے مبتدی کے لیے شرح السنۃ للبربھاری اور أصول السنۃ لِلامام أحمد، متوسط درجے کے لیے السنۃ لعبد اللہ بن أحمد اور شرح السنۃ للبغوی، جبکہ اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے السنۃ للخلال اور شرح أصول اعتقاد أھل السنۃ للالکائی مفید ہیں۔ اسی طرح امام ابن بطہؒ کی الابانۃ أسماء وصفات الھیہ، فرق ضالۃ اور عقیدہ عن الصحابۃ اور ولاۃ الأمور کے متعلق أمور میں جامع کتاب ہے جو متوسط اور منتھی طالب علم کو پڑھنی چاہئے لیکن یہ سب کتب أستاذ کے ساتھ ہی پڑھنا چاہئے۔ امام صابونیؒ کی کتاب عقیدہ السلف وأصحاب الحدیث اس موضوع پہ جامع کتب میں سے ہے۔

عادل آل حمدان کے جمع کردہ عقدی متون اسی طرح موجودہ دور کے محقق عادل آل حمدان کی دو کتب طالب علم کو عقیدے کے ماہر استاذ کے ساتھ پڑھنا چاہیے ہیں ان میں سب پہلی کتاب اصل کتاب کا اختصار ہے جس کا نام المختار من جامع عقائد أھل السنۃ والآثار جس میں بارہ جلیل القدر آئمہ کرام کے عقائد کو جمع کیا گیا ہے اور پھر اس اختصار کی اصل کتاب الجامع فی عقائد ورسائل أھل السنۃ والأثر جس میں 62 جلیل القدر سلف صالحین یا ان کے منہج پہ چلنے والے آئمہ کے عقائد کو جمع کیا گیا ہے لیکن ان کتب پہ تعلیقات میں کئی جگہ عبارات کی توضیح کے لئے عقیدے کے ماہر استاذ کی راہنمائی ضروری ہے۔

سوم: حدیث کی کتب

صحیح البخاری: امام بخاری کی جامع الصحیح، قرآنِ مجید کے بعد سب سے صحیح اور معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس میں صرف احادیث جمع نہیں کی گئیں بلکہ امام بخاری نے اپنے ابواب اور تراجم کے ذریعے فقہ، عقیدہ، سنت، آداب اور استنباط کے عظیم اصول بھی بیان کیے ہیں، اسی لیے اہلِ علم کہتے ہیں: فقه البخاري في تراجمه شیخ عبد العزیز بن باز صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے مطالعے کی خصوصی نصیحت فرمایا کرتے تھے اور انہیں طالبِ علم کے لیے اصل مصادر قرار دیتے تھے۔ الشیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے تھے کہ صحیح بخاری میں حدیث کے ساتھ فقہ اور دقیق استنباط بھی موجود ہے۔

صحیح مسلم: امام مسلم کی مرتب کردہ جامع جو کہ صحیح احادیث کی نہایت منظم، مرتب اور دقیق کتاب ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ امام مسلم نے ایک ہی حدیث کی متعدد اسانید اور طرق کو بہترین ترتیب کے ساتھ جمع کیا، جس سے حدیث کے الفاظ، اسانید اور اختلافِ رواۃ کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ شیخ ابن باز اسے صحیح بخاری کے ساتھ امت کی معتبر ترین کتب میں شمار کرتے تھے۔ **محمد ناصر الدين الألباني** نے بھی صحیح مسلم کے منہجِ ترتیب اور اسانید کے اہتمام کو بہت سراہا ہے۔ طالبِ علم کے لیے حدیث کی تخریج اور طرق سمجھنے میں یہ نہایت اہم کتاب ہے۔

السنن الأربع: یعنی سنن أبي داود، جامع الترمذی، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ۔ یہ چاروں کتابیں فقہی احادیث، عبادات، معاملات، نکاح، حدود، آداب اور دیگر عملی مسائل میں نہایت اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ **سنن أبي داود** احادیثِ احکام کے باب میں عظیم مقام رکھتی ہے، **جامع الترمذی** میں حدیث کے ساتھ فقہاء کے اقوال اور حدیث کی درجہ بندی بھی ملتی ہے، **نسائی** میں صحیح روایات کا غلبہ ہے، جبکہ **ابن ماجہ** میں دیگر کتب سے زائد روایات بھی پائی جاتی ہیں۔ شیخ عبد المحسن العباد نے خصوصاً سنن أبي داود کی تدریس کے ذریعے اس کی اہمیت کو نمایاں کیا اور اسے طالبِ علم کے لیے ضروری مصادر میں شمار کیا۔ شیخ ابن باز بھی کتبِ ستہ کے کثرتِ مطالعہ کی نصیحت کرتے تھے۔

بلوغ المرام: بلوغ المرام من أدلة الأحكام حافظ ابن حجر العسقلاني کی نہایت مشہور کتاب ہے، جس میں فقہی ابواب کے تحت احادیثِ احکام جمع کی گئی ہیں۔ اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے حدیث کے راوی، مخرج، اور بعض اوقات صحت وضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ فقہ اور حدیث کے طالبِ علم کے لیے ایک بنیادی کتاب ہے۔ شیخ ابن عثیمین نے اس کی شرح کی اور اسے نہایت نافع قرار دیا۔ شیخ عبد المحسن القاسم نے بھی اس کے مطالعہ کی نصیحت کی، کیونکہ یہ فقہ کے دلائل کو سمجھنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے چاہے مبتدی ہو یا اعلیٰ درجے کا طالب علم ہو۔

عمدة الأحكام: عمدة الأحکام امام عبد الغنی المقدسیؒ کی کتاب ہے، جس میں زیادہ تر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ چونکہ اس کی روایات صحیحین سے ہیں، اس لیے مبتدی طالبِ علم کو صحتِ حدیث کی بحث میں پڑے بغیر متن یاد کرنے اور فقہی مسائل

سمجھنے میں آسانی رہتی ہے۔ شیخ ابن بازؒ اس کتاب کے حفظ اور مطالعہ کی بہت ترغیب دیتے تھے۔ شیخ الفوزان نے بھی اسے ابتدائی حدیثی نصاب میں شامل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

الأربعون النوویۃ: الأربعون النوویۃ حافظ النوویؒ کی ایک مختصر مگر عظیم کتاب ہے، جس میں دین کے بڑے اصولوں پر مشتمل جامع احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان احادیث میں نیت، اسلام، ایمان، احسان، حلال و حرام، نصیحت، زہد، حسنِ اخلاق، تقویٰ اور اخلاص جیسے بنیادی مضامین شامل ہیں۔ شیخ ابن عثیمین نے فرمایا کہ یہ نہایت عمدہ کتاب ہے جس میں آداب، منہج اور عظیم قواعد موجود ہیں۔ شیخ ابن بازؒ بھی اس کے حفظ اور شرح کے مطالعہ کی نصیحت کرتے تھے۔ شیخ الألبانیؒ نے بھی ایک سوال کا جواب دیتے اس کے متن کو حفظ کرنے کی تلقین کی۔

جامع العلوم والحکم: جامع العلوم والحکم امام ابن رجبؒ دراصل اربعین نووی اور چند زائد احادیث کی عظیم شرح ہے۔ یہ کتاب صرف شرحِ حدیث نہیں بلکہ تربیت، تزکیہ، اخلاق، فقہ، سلوک، اعمالِ قلوب، اور منہجِ سلف کا قیمتی خزانہ ہے۔ شیخ عبد المحسن العباد نے اسے بہترین، جامع ترین اور فائدہ مند ترین شروح میں شمار کیا ہے۔ شیخ ابن عثیمینؒ بھی امام ابن رجبؒ کی کتب کی علمی گہرائی کی تعریف کرتے تھے۔ طالبِ علم اگر اس کتاب کو سمجھ لے تو حدیث کے بہت سے ابواب میں بصیرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح الشیخ عبد المحسن القاسم نے اس کتاب کی طرف تربیت وادب کے اعتبار سے راہنمائی کی ہے۔

کتبِ احادیث کی شروحات: کتبِ احادیث کی شروحات حدیثِ نبوی ﷺ کو صحیح طور پر سمجھنے کا اہم ذریعہ ہیں، کیونکہ ان میں صرف الفاظِ حدیث کی وضاحت نہیں ہوتی بلکہ سند، رجال، لغت، نحو، فقہ، اصولِ فقہ، عقیدہ، آداب، تربیت، اسبابِ ورود، مختلف روایات کا تقابل اور ائمہ کے اقوال بھی جمع ہوتے ہیں۔ اسی لیے حدیث کی بڑی شروحات دراصل اسلامی علوم کا خزانہ ہیں، جن کے ذریعے طالبِ علم کو حدیث کے معنی، اس سے نکلنے والے احکام، محدثین وفقہاء کا منہج، اور شریعت کی جامع حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ اس فن پہ زیادہ کام متاخرین کے ہاں ہوا ہے البتہ ہمیں کچھ مثالیں متقدمین میں سے بھی ملتی ہیں۔

صحیح البخاری: کسی بھی حدیث کی کتاب کے مقابلے میں جامع الصحیح کی سب سے زیادہ شروحات لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے اہم جو طالب علم کے لئے ضروری ہیں: مبتدی طالبِ علم کے لیے: التوضیح لشرح الجامع الصحیح —ابن الملقنؒ نسبتاً آسان انداز میں بخاری کی روایات، الفاظ اور فقہی فوائد بیان کرتا ہے، مگر حجم بڑا ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے عمدة القاري —بدر الدین العینیؒ اس میں حدیث کی شرح، فقہی اختلافات، لغت، رجال اور احناف کے استدلالات تفصیل سے آتے ہیں۔ منتہی طالبِ علم کے لیے، فتح الباري شرح صحيح البخاري —حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ صحیح بخاری کی سب سے عظیم اور جامع شرح سمجھی جاتی ہے۔ اس میں حدیث، رجال، علل، فقہ، لغت، اختلافِ علماء اور طرقِ حدیث نہایت گہرائی سے بیان کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ منتہی طالب علم أعلام الحديث جو امام سلیمان الخطابیؒ کی ہے، معاصرین میں سے الشیخ عبد العزیز الراجحی کی منحۃ الملک الخلیل فی شرح صحیح محمد بن اسماعیل البخاری مفید ہیں جبکہ عام مطالعہ کے لئے مختصر تعلیقات میں شیخ ابنِ باز اور ابنِ العثیمین طالب علم ضرور دیکھے اسی طرح شیخ عبد المحسن العباد کی شرح مختصر اور جامع ہے جو ان کے مسجد نبوی کے دروس سے ماخوذ ہے۔

صحیح مسلم: مبتدی طالبِ علم کے لیے المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج —امام نوویؒ، صحیح مسلم کی سب سے معروف، مختصر اور نہایت مفید شرح ہے۔ عبارت نسبتاً آسان ہے، اس لیے متوسط سے پہلے مرحلے کے طالبِ علم کے لیے بھی مفید ہے۔

متوسط طالبِ علم کے لیے إكمال المعلم بفوائد مسلم —قاضی عیاضؒ، اس میں حدیثی، لغوی اور فقہی فوائد عمدہ انداز میں بیان ہوئے ہیں، اور مالکی فقہ کا رنگ نمایاں ہے۔ اسی طرح شیخ ابن العثیمینؒ کی تعلیقات اور شیخ عبد المحسن العباد کی شرح دیکھی جاسکتی ہے۔

منتہی طالبِ علم کے لیے إكمال إكمال المعلم بفوائد صحیح مسلم —امام أُبِّیؒ عبداللہ محمد بن خلفہ الوشتانی المالکی، یہ دراصل قاضی عیاضؒ کی شرح پر مزید علمی اضافہ ہے۔ یہ اس میں دقیق مباحث، اقوالِ علماء اور فقہی و حدیثی نکات تفصیل سے آتے ہیں۔

سنن أبي داود: مبتدی طالبِ علم کے لیے شرح سنن أبي داود —شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ کی دروس کی صورت میں آسان اور مفید شرح ہے، خاص طور پر فقہی ابواب سمجھنے کے لیے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے عون المعبود شرح سنن أبي داود —شمس الحق عظیم آبادیؒ یہ سنن ابی داود کی مشہور شرح ہے، جس میں حدیث کی تخریج، فقہی مذاہب، لغت اور احکام پر گفتگو ملتی ہے۔ منتہی

طالبِ علم کے لیے شرح سنن أبي داود —لابن رسلانؒ یہ مفصل اور علمی شرح ہے، یہ سنن ابی داود کی قدیم شروحات میں شمار ہوتی ہے، جس میں مؤلف نے احادیث کے معانی، مشکل الفاظ، فقہی مسائل، اختلافِ علماء، مذاہبِ اربعہ کے اقوال، اور احادیث سے مستنبط احکام کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

جامع الترمذي: مبتدی طالبِ علم کے لیے شرح جامع الترمذي —شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ کی آسان درسی انداز میں ترمذی کی احادیث، ابواب اور فقہی فوائد سمجھنے کے لیے مفید ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے تحفة الأحوذي شرح جامع الترمذي —علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ جامع ترمذی کی معروف شرح ہے، اس میں حدیث کی شرح، فقہی اختلاف، رواۃ، تخریج اور حکمِ حدیث پر گفتگو کی گئی ہے۔ منتہی طالبِ علم کے لیے عارضة الأحوذي —قاضی ابو بکر ابن العربیؒ یہ قدیم اور علمی شرح ہے، جس میں فقہی و اصولی مباحث غالب ہیں، خاص طور پر مالکی فقہ کا انداز نمایاں ہے۔

سنن النسائي: مبتدی طالبِ علم کے لیے، شرح سنن النسائي —شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ کی درسی اور آسان شرح ہے، طالبِ علم کو سنن نسائی کے فقہی ابواب سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے، ذخيرة العقبى في شرح المجتبى —محمد بن علی اتیوبیؒ یہ سنن نسائی کی مفصل اور جدید شرح ہے، جس میں حدیثی، فقہی اور لغوی فوائد کثرت سے ہیں۔ منتہی طالبِ علم کے لیے، حاشية السندي على سنن النسائي —امام سندیؒ مختصر مگر دقیق حاشیہ ہے، جس میں مشکل الفاظ اور حدیثی نکات کی وضاحت ملتی ہے۔ منتہی طالب علم کے لیے اصل کتاب کے ساتھ بہت مفید ہے۔

سنن ابنِ ماجہ: مبتدی طالبِ علم کے لیے، شرح سنن ابن ماجہ —شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ آسان اور درسی انداز کی شرح ہے، ابتدائی طالبِ علم کے لیے مفید ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے مشارق الأنوار الوهاجة ومطالع الأسرار البهاجة في شرح سنن الإمام ابن ماجہ یہ انتہائی مفصل اور مرتب شرح ہے جو ہر قسم کے فوائد سے پر ہے۔

منتہی طالبِ علم کے لیے حاشية السندي على سنن ابن ماجہ —امام سندیؒ مختصر مگر علمی حاشیہ ہے، جو مشکل مقامات کی وضاحت کرتا ہے۔ سنن ابن ماجہ کے سنجیدہ مطالعے میں مفید ہے۔

عمدۃ الأحکام کی شروحات: مبتدی طالبِ علم کے لیے: تیسیر العلام شرح عمدۃ الأحکام — شیخ عبد اللہ بسامؒیہ عمدۃ الأحکام کی نہایت آسان، مرتب اور مفید شرح ہے۔ ابتدائی طلبہ کے لیے بہترین ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے، الإعلام بفوائد عمدۃ الأحکام — ابن الملقنؒاس میں احادیث کے فقہی فوائد، لغوی نکات اور مذاہبِ فقہاء کا ذکر تفصیل سے آتا ہے۔ منتہی طالبِ علم کے لیے: إحکام الأحکام شرح عمدۃ الأحکام — ابنِ دقیق العیدؒ، یہ عمدۃ الأحکام کی نہایت علمی اور دقیق شرح ہے، جس میں اصولِ فقہ، استنباط اور فقہی دلائل پر گہری گفتگو ہے۔

ریاض الصالحین کی شروحات: مبتدی طالبِ علم کے لیے، نزھۃ المتقین شرح ریاض الصالحین — متعدد اہلِ علم یہ آسان، مختصر اور عام فہم شرح ہے۔ مدارس اور عام حلقاتِ درس کے لیے مناسب ہے۔ اسی طرح شیخ ابن بازؒ کی اس پہ تعلیقات ہیں جو مطبوع ہے۔ متوسط اور منتہی طالبِ علم کے لیے شرح ریاض الصالحین — شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ یہ سب سے مفید اور تربیتی شرحوں میں سے ہے۔ اس میں عقیدہ، فقہ، اخلاق، دعوت اور اصلاحِ نفس کے فوائد نہایت آسان انداز میں بیان ہوئے ہیں۔

بلوغ المرام کی شروحات: مبتدی طالبِ علم کے لیے، توضیح الأحکام من بلوغ المرام — شیخ عبد اللہ بسامؒیہ بلوغ المرام کی آسان، منظم اور فقہی شرح ہے۔ ابتدائی اور متوسط طلبہ کے لیے بہت مناسب ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے، سبل السلام شرح بلوغ المرام — امام صنعانیؒیہ مشہور شرح ہے، جس میں احادیثِ احکام سے فقہی مسائل نکالے گئے ہیں۔ اسلوب نسبتاً مختصر مگر علمی ہے۔

منتہی طالبِ علم کے لیے فتح ذي الجلال والإکرام شرح بلوغ المرام — شیخ ابن عثیمینؒ یہ مفصل، تحقیقی اور فقہی شرح ہے، جس میں دلائل، ترجیحات، اصولی قواعد اور عملی فوائد عمدہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

الأربعون النوویۃ کی شروحات: مبتدی طالبِ علم کے لیے۔ شرح الأربعین النوویۃ — شیخ ابن عثیمینؒ یہ نہایت آسان، واضح اور تربیتی شرح ہے۔ ابتدائی طالب علم کے لیے بہت مفید ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے شیخ صالح آل الشیخ کی شرح مفید ہے جبکہ منتہی طالبِ علم کے لیے جامع العلوم والحکم — حافظ ابن رجب حنبلیؒ یہ اربعین نوویہ بلکہ پچاس احادیث کی نہایت عظیم، علمی اور جامع شرح ہے۔ اس میں حدیث، آثارِ سلف، تزکیہ، فقہ، عقیدہ اور سلوک کے گہرے فوائد جمع ہیں۔

یہ تمام کتبِ حدیث مل کر طالبِ علم کو حدیث کے مختلف پہلوؤں سے مضبوط کرتی ہیں۔ صحیح البخاری اور صحیح مسلم اصولی مصادر ہیں، السنن الأربع فقہی احادیث کا وسیع ذخیرہ ہیں، بلوغ المرام اور عمدة الأحکام درسی و فقہی ترتیب کی بہترین کتابیں ہیں، جبکہ الأربعون النوویۃ اور جامع العلوم والحکم تربیت، اصول اور سلوک کی روح پیدا کرتی ہیں۔ اسی لیے اکابر علماء نے ان کتابوں کو طالبِ علم کے نصاب کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

چہارم: فقہ کی کتب

فقہ کی کتب کا مطالعہ اور دراسہ طالبِ علم کے لیے اس لیے ضروری ہے کہ ان کے ذریعے عبادات، معاملات، نکاح، طلاق، حدود، تجارت، معاشرت اور روزمرہ زندگی کے شرعی احکام منظم انداز میں سمجھے جاتے ہیں۔ فقہی متون اور شروح صدیوں کی علمی محنت کا خلاصہ ہیں، اس لیے اہلِ علم نے ہر فقہی مذہب کی بنیادی کتب کی طرف رہنمائی فرمائی ہے، تاکہ طالبِ علم کسی مضبوط علمی اساس پر کھڑا ہو سکے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کسی خاص فقہی مذہب کی کتاب سیکھنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس مذہب کا مقلد بن جایا جائے بلکہ اس کا مقصود یہ ہے کہ مسائل کی تلخیص وترتیب ذہن نشین ہو جائے اور دوسرا طالب علم اپنے علاقے کا مذہب سیکھے اور یاد کرے تاکہ اسے فقہ الواقع میں مہارت حاصل کرے تیسرا فقہی مسائل چونکہ ادلہ کی بنیاد پہ مرتب ہیں تو اس لئے جو یہ متن سمجھ لے اور یاد کرلے اسے ادلہ اور نصوص جلدی محصور ہو جاتی ہیں۔

احناف کی کتب

تحفۃ الملوک: فقہ حنفی کی مختصر اور معروف کتاب ہے، جس میں طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، نکاح اور دیگر بنیادی مسائل آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مبتدی طالبِ علم کے لیے موزوں متن ہے اور مدارس میں عرصہ سے پڑھایا جاتا رہا ہے۔

بدایۃ المبتدی: حنفی معروف فقیہ المرغيناني کا مشہور فقہی متن ہے، جو فقہ حنفی کے دو بڑے متون الجامع الصغیر اور مختصر القدوري کا جامع خلاصہ ہے۔ بعد میں اسی پر مشہور شرح الھدایۃ لکھی گئی۔ یہ فقہ حنفی کے متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اہم بنیاد ہے۔

یہ دونوں کتابیں فقہ حنفی کی مضبوط اساس شمار ہوتی ہیں۔

مالکیہ کی کتاب

مختصر خلیل: خلیل بن إسحاق الجندي کی کتاب فقہ مالکی کا سب سے معتمد اور مشہور متن شمار ہوتی ہے۔ اس میں فقہی مسائل نہایت اختصار کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں، اسی لیے اس پر بے شمار شروحات لکھی گئیں۔ مالکی فقہ کے سنجیدہ طالبِ علم کے لیے یہ بنیادی مرجع ہے۔

شافعیہ کی کتب

متن أبي شجاع: شافعی فقہ کا مشہور ابتدائی متن ہے، جس میں عبادات اور دیگر ابواب کو آسان انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ مدارس میں ابتدا کے لیے اسے خاص مقام حاصل ہے۔

المهذب: أبو إسحاق الشيرازي کی عظیم کتاب ہے، جسے بعد میں نووی نے المجموع شرح المهذب کی صورت میں فقہ کی عظیم موسوعہ بنادیا۔ یہ شافعی فقہ میں نہایت بلند مقام رکھتی ہے۔

یہ دونوں کتابیں شافعی فقہ کے طالبِ علم کے لیے اہم ہیں۔

حنابلہ کی کتاب

زاد المستقنع: الحجاوی فقہ حنبلی کا نہایت جامع، مختصر اور مشہور متن ہے۔ اس میں راجح مذہبی مسائل اختصار سے جمع کیے گئے ہیں، اسی لیے اس پر متعدد شروحات لکھی گئیں، جیسے الروض المربع۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین اس کی تدریس اور شرح کے لیے معروف ہیں۔

عمومی و تقابلی فقہ

المغني: ابن قدامہ المقدسی فقہ کی عظیم ترین موسوعات میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں فقہی مسائل کے ساتھ مختلف ائمہ کے اقوال، دلائل، ترجیحات اور تقابلی بحث نہایت عمدہ انداز میں ذکر کی گئی ہے۔ جو طالبِ علم فقہ کو دلیل اور وسعت کے ساتھ سمجھنا چاہے، اس کے لیے یہ خزانہ ہے۔

اہلِ حدیث و دلیل پر مبنی فقہ

الدرر البهية: محمد بن علی الشوکانی کی مختصر مگر نہایت مفید فقہی کتاب ہے، جس میں راجح دلائل کی روشنی میں مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کا انداز تقلیدی پابندی سے ہٹ کر براہِ راست دلیل پر قائم ہے۔ شیخ الألبانی اس کتاب کی طرف رہنمائی فرماتے تھے، کیونکہ یہ مختصر ہونے کے باوجود مضبوط فقہی اصول پر قائم ہے۔

فقہ السنۃ: سید سابق عصرِ حاضر کی مشہور فقہی کتاب ہے، جس میں عبادات، معاملات اور خاندانی مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عام تعلیم یافتہ طبقے اور ابتدائی طلبہ میں بہت مقبول ہوئی۔ شیخ الألبانی نے اس پر بعض تعلیقات اور تنبیہات بھی کیں، اور اصل طور پر اس کے فائدے کو تسلیم کیا۔

فقہ المیسر: الفقہ المیسّر ایک آسان، جامع اور مفید فقہی کتاب ہے، جس میں عبادات، معاملات، نکاح، طلاق، حدود، جنایات اور دیگر اہم شرعی احکام کو سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں فقہی مسائل کو دلیل کی روشنی میں مختصر اور واضح اسلوب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم اور عام قاری دونوں آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ کتاب بالخصوص ابتدائی اور متوسط درجے کے طلبہ کے لیے نہایت مناسب ہے، کیونکہ اس میں پیچیدہ فقہی مباحث کے بجائے عملی احکام اور راجح مسائل کو سہل انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

اگر طالبِ علم اپنے فقہی سفر کا آغاز کرنا چاہے تو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب سے ابتدا کرے، پھر تقابلی اور دلیلی فقہ کی طرف بڑھے۔ پہلے مذاہب کے مختصر متون پڑھیں پھر متوسط متون پڑھے پھر ان کی ادلہ کو یاد کرے، جبکہ المغني وسعتِ فقہ کا دروازہ ہے، اور

الدرر البھیۃ وفقہ السنۃ دلیل پر مبنی معاصر مطالعے کے لیے مفید کتابیں ہیں۔ یہی تدرج طالبِ علم کو مضبوط، متوازن اور بصیرت والا فقیہ بناتا ہے۔ اس کے بعد اسی طرح شیخ ابن العثیمین کی زاد المستقنع کی شرح الممتع انتہائی مفید کتاب ہے۔ شیخ ابن باز اس کا سماع کرتے اور اس کو پسند بھی کرتے تھے تو طالب علم کو کسی بھی مسئلے میں اس عظیم موسوعہ کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ اس کے بعد موسوعہ الفقہیہ جو مختلف معاصر اداروں کی تحقیق کے ساتھ ہیں انہیں دیکھنا ضروری ہے۔ اردو میں الدرر البہیہ کی شرح فقہ الحدیث بھی طالب علم کو دیکھنی چاہیے۔

پنجم: اصولِ فقہ

اصولِ فقہ وہ علم ہے جس کے ذریعے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن وسنت سے شرعی احکام کیسے اخذ کیے جاتے ہیں، دلائل کے مراتب کیا ہیں، امر و نہی، عام و خاص، ناسخ و منسوخ، اجماع، قیاس اور ترجیح کے قواعد کیا ہیں۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ فقہ درخت ہے تو اصولِ فقہ اس کی جڑ ہے۔ جو طالبِ علم اصولِ فقہ سمجھ لیتا ہے، اس کے لیے فقہی مسائل کی بنیادیں واضح ہو جاتی ہیں اور استنباط کا صحیح ذوق پیدا ہوتا ہے۔

الورقات: الجوینی کا اصولِ فقہ کا نہایت مشہور اور مختصر ابتدائی متن ہے، جس میں اصولِ فقہ کے بنیادی ابواب نہایت اختصار سے جمع کیے گئے ہیں۔ صدیوں سے مدارس اور حلقاتِ علم میں یہ کتاب ابتدا کے نصاب کا حصہ رہی ہے۔ جو طالبِ علم اصولِ فقہ میں پہلا قدم رکھنا چاہے، اس کے لیے یہ موزوں کتاب ہے۔ شیخ ابن العثیمین، شیخ العصیمی، شیخ عبدالمحسن القاسم اور باقی کئی مشائخ بھی اسی متن کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، طالب علم کو چاہئے کہ شیخ ابن العثیمین کی شرح کے ساتھ اس کو پڑھے۔

الأصول من علم الأصول: محمد بن صالح العثیمین کی نہایت مفید، آسان اور مرتب کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کے اہم قواعد سادہ اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مشکل اصطلاحات اور پیچیدہ فلسفیانہ مباحث سے بچتے ہوئے اصل مقصود واضح کیا گیا ہے۔ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مناسب کتاب ہے۔ شیخ نے اس کی خود شرح کی ہے، اس کے علاوہ الشیخ سلیمان الرحیلی کی بھی اس کی شرح انتہائی مفید اور مفصل ہے۔

مذکرۃ أصول الفقہ: شیخ محمد الأمین الشنقیطی کی علمی و تحقیقی کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کے مسائل کو دلیل، مناقشہ اور تطبیق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شیخ شنقیطی کا اسلوب گہرا، استدلالی اور اصولی ہے، اس لیے یہ کتاب محض ابتدائی متن نہیں بلکہ سنجیدہ طالبِ علم کے لیے علمی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہ متوسط سے اعلیٰ درجے کے طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہے، خصوصاً عربی جاننے والوں کے لیے۔

أصول الفقہ عند أهل السنۃ: شیخ ولید بن راشد السعیدان کی معاصر کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کو اہلِ سنت کے منہج کے مطابق مرتب اور واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قدیم متکلمین کے پیچیدہ اسلوب کے بجائے نصوص اور سلفی اصول کو نمایاں کیا گیا ہے۔ جدید طالبِ علم کے لیے نہایت مفید اور منہجی کتاب ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کئی پیچیدہ غیر اہم أصول میں کلامی بحثوں کو موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا ہے۔

أصول الفقہ عند أهل الحدیث: زکریا غلام الباکستانی کی کتاب ہے، جس میں اہلِ حدیث کے اصولی منہج، دلائل کے استعمال، اجتہاد، اتباعِ حدیث اور فقہی استنباط کے قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب برصغیر کے طالبِ علم کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اس میں اہلِ حدیث مکتبِ فکر کے اصولی رجحانات کو منظم انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

ابتدا کے لیے الورقات اور الأصول من علم الأصول بہترین ہیں، متوسط درجے کے لیے مذکرۃ أصول الفقہ نہایت نافع ہے، جبکہ منہجی و معاصر مطالعے کے لیے أصول الفقہ عند أهل السنۃ اور أصول الفقہ عند أهل الحدیث اہم کتابیں ہیں۔ جو طالبِ علم ان کتب کا تدریجی مطالعہ کرے، اس کے لیے فقہ اور استنباط کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ابن قدامہ کی روضۃ الناظر اہم کتاب ہے اور اس کو عبد الکریم النملہ کی شرح کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد طالب علم کو امام شاطبیؒ اور امام ابن القیمؒ کی ان کتب کو دیکھنا چاہیئے:

الموافقات: الموافقات امام شاطبیؒ کی اصولِ فقہ پر نہایت عظیم اور عمیق کتاب ہے، جس میں انہوں نے شریعت کے مقاصد، مصالح و مفاسد، کلیاتِ دین، احکام کی حکمتوں، اجتہاد، تقلید، ادلۂ شرعیہ اور قواعدِ استنباط پر گہری بحث کی ہے۔ اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت مقاصدِ شریعت کی منظم اور اصولی توضیح ہے، اسی لیے اسے علمِ مقاصد کی بنیادی اور مرکزی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ اصولِ

فقہ کے حوالے سے اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ صرف الفاظِ نصوص سے احکام نکالنے کا طریقہ نہیں بتاتی، بلکہ شریعت کے عمومی مزاج، مقاصد، مصالح اور کلی قواعد کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ یہ کتاب منتہی طلبہ، مدرسین، مفتیان اور محققین کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

الاعتصام: الاعتصام امام شاطبیؒ کی بدعت، سنت اور اتباعِ شریعت کے موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے بدعت کی حقیقت، اقسام، اسباب، اہلِ بدعت کے شبہات، سنت سے انحراف کے نتائج، اور کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ اُصلاً اُصول فقہ کہ کتاب نہیں ہے لیکن چونکہ بدعت کی ترویج میں اُصول فقہ کے اُصول اور قواعد، اسی طرح مقاصد شریعہ کا سہارا لیا جاتا ہے اس لئے اس کتاب کی اہمیت اس موضوع پہ بہت زیادہ ہے۔ اصولی اعتبار سے اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ امام شاطبیؒ بدعت کے مسئلے کو محض وعظی انداز میں نہیں لیتے، بلکہ اصولِ فقہ، مقاصدِ شریعت، مصالح، سدّ ذرائع، عموم و خصوص، اور دلائل کے صحیح استعمال کی روشنی میں سمجھاتے ہیں۔ اس لیے یہ کتاب سنت وبدعت کے اصولی فرق کو سمجھنے، دینی اعمال میں دلیل کی پابندی جاننے، اور شریعت کے مزاج کو پہچاننے کے لیے نہایت مفید ہے۔ یہ متوسط سے اعلیٰ درجے کے طلبہ، خطباء، مدرسین اور محققین کے لیے مناسب ہے۔

إعلام الموقعین عن رب العالمین—إعلام الموقعین امام ابن القیم الجوزیہؒ کی اصولِ فقہ، فقہ، فتویٰ، قضاء اور اجتہاد کے موضوع پر نہایت عظیم کتاب ہے۔ اس کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ مفتی در حقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم بیان کرنے والا ہوتا ہے، اس لیے فتویٰ دیتے وقت اسے کتاب و سنت، آثارِ صحابہ، مقاصدِ شریعت، قیاسِ صحیح، مصالح، عرف اور حالاتِ زمانہ کو سامنے رکھنا چاہیے۔ اصولِ فقہ کے اعتبار سے اس کتاب کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس میں اجتہاد و تقلید، قیاس، علت، مصالح، سدّ ذرائع، حیلِ باطلہ، اختلافِ فتویٰ، عرف و عادت، مقاصدِ شریعت، صحابہؓ کے فتاویٰ، اور نصوص سے استدلال کے اصول نہایت تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ امام ابن القیمؒ نے اس کتاب میں خشک اصولی بحث کے بجائے عملی فقہی مثالوں کے ذریعے اصولِ استنباط کو واضح کیا ہے۔ یہ کتاب طالبِ علم کو یہ سمجھاتی ہے کہ شریعت کے احکام محض ظاہری الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ ان کے پیچھے حکمت، عدل،

مصلحت اور مقاصد بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے اِعلام الموقعین اصولِ فقہ، افتاء، قضاء اور فقہی بصیرت پیدا کرنے کے لیے نہایت اہم مرجع ہے۔

ششم: فرائض (وراثت)

علمِ فرائض شریعت کے نہایت دقیق، عظیم اور مبارک علوم میں سے ہے، جس کے ذریعے میراث کی تقسیم، وارثوں کے حصے، نسبی و سببی حقوق، اور مالی انصاف کے اصول معلوم ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اسے نصف علم قرار دیا، کیونکہ اس میں فقہ، حساب، نصوص اور عملی تطبیق سب جمع ہو جاتے ہیں۔ جو طالبِ علم اس فن میں مہارت حاصل کرتا ہے، وہ شریعت کے ایک نہایت اہم باب میں بصیرت حاصل کر لیتا ہے۔

الرحبية: محمد بن علي الرحبی کا علمِ میراث کا مشہور منظوم متن ہے، جس میں میراث کے بنیادی قواعد نہایت خوبصورت شعری انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ صدیوں سے علماء اور طلبہ اس کو حفظ کرتے آئے ہیں، اور یہ علمِ فرائض کی ابتدا کے لیے بہترین متن شمار ہوتی ہے۔

حاشية الرحبية: یہ شروحات اور حواشی طالبِ علم کو منظوم عبارت سمجھنے، مسائل کی تفصیل جاننے، اصطلاحات کو واضح کرنے، اور عملی مثالوں کے ذریعے تطبیقات سیکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ الرحبیہ کو سمجھنے کے لیے اس کی شروحات نہایت مفید ہیں۔

البرهانية: فرائض کا مفید متن ہے، جس میں مسائل زیادہ ترتیب، جامعیت اور وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ بعض اہلِ علم نے اسے الرحبیہ سے زیادہ وسیع اور بعض جہات سے زیادہ مفید قرار دیا ہے۔

التحقيقات المرضية في المباحث الفرضية: شیخ صالح الفوزان کی مفید کتاب ہے، جس میں علمِ فرائض کے مسائل کو تحقیق، ترتیب اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شیخ نے اس میں اہم قواعد، تقسیم کے اصول، اور پیچیدہ مسائل کی توضیح کی ہے، اس لیے یہ متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت نافع ہے۔

الفوائد في تسهيل مسائل الفرائض: علمِ فرائض کے عملی مسائل حل کرنے، حسابی طریقہ سمجھنے، اور تقسیمِ میراث کی مشق کے لیے مفید کتاب ہے۔ اس طرح کی کتب طالبِ علم کو صرف نظری معلومات نہیں دیتیں بلکہ عملی مہارت بھی پیدا کرتی ہیں۔

یہ تمام کتابیں طالبِ علم میں حسابی ذہن، فقہی دقت، اصولی سوچ، اور میراث کے عملی مسائل سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔

الرحبية حفظ اور بنیاد کے لیے، حاشية الرحبية شرح و فہم کے لیے، البرهانية وسعت کے لیے، التحقيقات المرضية تحقیق کے لیے، اور الفوائد في تسهيل مسائل الفرائض عملی مشق کے لیے نہایت مفید ہیں۔ یہی ترتیب طالبِ علم کو اس فن میں مضبوط بنا دیتی ہے۔

ہفتم: نحو و عربی زبان

عربی زبان قرآن، حدیث اور تمام اسلامی علوم کی کنجی ہے۔ جو طالبِ علم عربی زبان میں مضبوط ہو جاتا ہے، اس کے لیے علومِ شریعت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نحو و صرف کے بغیر نصوص کو صحیح سمجھنا، اعراب پہچاننا، اور استنباط میں مہارت حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اسی لیے اہلِ علم نے ابتدا ہی سے عربی زبان کی مضبوطی پر زور دیا ہے۔

النحو الصغير: سلیمان العیونی کی معاصر اور نہایت آسان کتاب ہے، جو مبتدی طالبِ علم کے لیے نحو کی بہترین تمہید شمار ہوتی ہے۔ اس میں قواعد کو سہل اسلوب، مثالوں اور ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، تاکہ طالبِ علم بغیر دشواری کے نحو میں داخل ہو سکے۔

نظم النحو الصغير: شیخ سلیمان العیونی نے اسی کتاب کو منظوم شکل میں بھی پیش کیا ہے، تاکہ طلبہ اسے یاد کر سکیں اور قواعد ذہن نشین ہو جائیں۔

فتح القريب وشرح النحو الصغير: یہ بھی سلیمان العیوني کی مفید شرح ہے، جس میں متن کے مسائل کو نہایت واضح انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ جو طالبِ علم نحو کا آسان، جدید اور تدریجی آغاز چاہے، اس کے لیے یہ سلسلہ بہت مفید ہے۔

یہ کتب **الآجرومية سے پہلے** بطور تمہید پڑھی جائیں تو طالبِ علم کو آگے بڑھنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔

الآجرومية: ابن آجروم نحو کا نہایت مشہور ابتدائی متن ہے۔ اس میں اعراب، اقسامِ کلام، مرفوعات، منصوبات اور مجرورات نہایت مختصر اور آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اسے مبتدی کے لیے بہترین کتاب قرار دیا۔

شرح الآجرومية لابن عثيمين: شیخ ابن عثیمین کی شرح الآجرومیۃ نہایت عمدہ، واضح اور آسان شرح ہے، جس میں قواعد کو مثالوں اور سہل انداز سے سمجھایا گیا ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے یہ شرح خاص طور پر مفید ہے۔

ألفیۃ ابن مالک: ابن مالک کا نحو و صرف کا عظیم منظوم خلاصہ ہے، جس میں ایک ہزار اشعار کے قریب قواعد جمع کیے گئے ہیں۔ اس پر بے شمار شروحات لکھی گئیں، جیسے شرح ابن عقیل، أوضح المسالک وغیرہ۔ یہ کتاب متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اہم ہے۔

ابتدا کے لیے النحو الصغیر اور اس کی نظم و شرح نہایت موزوں ہیں، پھر الآجرومیۃ اور اس کی شرح ابن عثیمین پڑھی جائے، جبکہ پختگی، تخصص اور اعلیٰ درجے کے لیے ألفیۃ ابن مالک بہترین ہے۔ یہی تدریجی ترتیب طالبِ علم کو عربی زبان میں مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔

ہشتم: تجوید

تحفۃ الأطفال: تحفۃ الأطفال والغلمان في تجوید القرآن سلیمان الجمزوری کا تجوید کا مشہور منظوم متن ہے، جس میں نون ساکنہ، میم ساکنہ، مدود اور دیگر بنیادی قواعد آسان اشعار میں بیان کیے گئے ہیں۔ دنیا بھر کے مدارس میں یہ کتاب پڑھائی اور حفظ کرائی جاتی ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے تجوید کی نہایت موزوں کتاب ہے، اور حفظ کے لیے بھی آسان ہے۔

اس کے ساتھ اردو میں شیخ ابراہیم میر محمدی اور شیخ ادریس العاصمؒ کی تجوید کی کتب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

نہم: مصطلح الحدیث کی کتب

علمِ مصطلح الحدیث وہ فن ہے جس سے صحیح، حسن، ضعیف، مرسل، متواتر، آحاد اور دیگر حدیثی اصطلاحات سمجھی جاتی ہیں۔

البیقونیۃ: یہ عمر بن محمد البیقونیؒ علمِ حدیث کی اصطلاحات کا مختصر اور نہایت مفید منظوم متن ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے یہ بہترین آغاز ہے، مگر اس کے ساتھ کسی آسان شرح کی ضرورت رہتی ہے جس کے لئے شیخ عبدا لمحسن العباد حفظہ اللہ کی شرح مفید ہے۔

مصطلح الحدیث — شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ: یہ مختصر مگر مفید رسالہ ہے، جس میں علومِ حدیث کی بنیادی اصطلاحات کو آسان زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کا انداز تعلیمی اور واضح ہے۔ ابتدائی طلبہ کے لیے نہایت مناسب ہے تاکہ وہ بنیادی اور متفق علیہ اصطلاحات کو ازبر کر لیں۔

تیسیر مصطلح الحدیث — د. محمود الطحان: یہ مصطلح الحدیث کی جدید، آسان اور نہایت معروف درسی کتاب ہے۔ اس میں صحیح، حسن، ضعیف، مرفوع، موقوف، مقطوع، متواتر، آحاد، جرح و تعدیل، تحمل و ادا اور دیگر بنیادی اصطلاحات کو سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ الکل ابتدائی طالبِ علم کے لیے بہترین کتاب ہے جو سہل ہونے کے ساتھ تھوڑی تفصیل پہ مشتمل ہے اور عمومی طور پہ مدارس میں داخلِ نصاب ہے۔

نخبۃ الفکر: ابن حجر العسقلانیؒ متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اعلیٰ متن ہے۔ یہ مصطلح الحدیث کی نہایت جامع، مختصر اور دقیق کتاب ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس میں حدیث کی اقسام، سند و متن، قبول و رد، جرح و تعدیل، علل اور روایت کے اصول کو انتہائی مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ شیخ ابن عثیمینؒ فرماتے تھے کہ اگر اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو بہت سی بڑی کتابوں سے کفایت ہو جاتی ہے۔ اسی کی شرح نزہۃ النظر ہے یہ خود حافظ ابن حجرؒ کی نخبۃ الفکر پر شرح ہے۔ اس میں نخبۃ کے مختصر عبارات کو کھولا گیا ہے اور اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔

البیقونیۃ ابتدا کے لیے، اور نخبۃ الفکر ترقی یافتہ مرحلے کے لیے اہم ہے۔

اس کے بعد منتہی طلاب کے لئے مزید کتب ہیں جو طالب علم کو پڑھنا چاہئے جیسا کہ:

تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي: یہ مصطلح الحدیث کی اہم اور مفصل کتاب ہے، جو امام نوویؒ کی کتاب التقریب والتیسیر پہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ کی شرح ہے۔ اس میں حدیث کی اقسام، اصولِ روایت، جرح و تعدیل، آدابِ محدث، اور علومِ حدیث کے متعدد مباحث جمع ہیں۔

فتح المغیث شرح ألفیۃ الحدیث — امام سخاویؒ: یہ حافظ عراقیؒ کی الفیہ حدیث کی شرح ہے۔ اس میں مصطلح الحدیث کے مباحث کو نظم کی ترتیب کے مطابق تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ متوسط سے اعلیٰ درجے کے طلبہ کے لیے، خاص طور پر الفیہ پڑھنے والوں کے لیے۔

مقدمۃ ابن الصلاح / معرفۃ أنواع علوم الحدیث — ابن الصلاحؒ: یہ علومِ حدیث کی بنیادی اور مرکزی کتاب ہے، جس پر بعد کی اکثر کتبِ مصطلح کا دار و مدار رہا ہے۔ اس میں حدیث کی اقسام، صحیح و ضعیف، علل، ناسخ و منسوخ، جرح و تعدیل، تحمل و اداء، آدابِ روایت اور محدثین کے اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ اعلیٰ درجے کے طلبہ، اساتذہ اور محققین کے لیے ہے۔ اسی پہ ابنِ حجرؒ کی شرح النکت ہے جو اس کے فوائد میں مزید اضافہ کر دیتا ہے۔

الکفایۃ في علم الروایۃ — خطیب بغدادیؒ: یہ روایتِ حدیث کے اصول، شروط، راوی کی صفات، سماع و تحمل، ضبط، عدالت، جرح و تعدیل اور آدابِ روایت پر نہایت اہم قدیم کتاب ہے۔ خطیب بغدادیؒ نے محدثین کے منہجِ روایت کو دلائل اور آثار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہ منتہی طلبہ، محققین اور علومِ حدیث کے متخصصین کے لیے ہے اور کہا جاتا ہے خطیب بغدادیؒ کے بعد سب کا مرجع یہی کتاب رہی ہے۔

الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع — خطیب بغدادیؒ: یہ حدیث پڑھنے، پڑھانے، روایت کرنے، سننے، ضبط کرنے اور محدث و طالبِ حدیث کے آداب پر جامع کتاب ہے۔ اس میں علمی اخلاص، ضبط، تحمل، مجالسِ حدیث اور اہلِ علم کے آداب تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ یہ متوسط سے منتہی طلبہ، خصوصاً حدیث کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے ہے۔

المحدث الفاصل بين الراوي والواعي ـــ رامهرمزیؒ: یہ علومِ حدیث کی قدیم ترین مستقل کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں محدث، راوی، سامع، روایت، ضبط اور آدابِ حدیث کے مباحث قدیم محدثانہ انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ متوسط سے منتہی طلبہ کے لیے، خاص طور پر تاریخی ارتقاء سمجھنے کے لیے۔

اس کے علاوہ امام ترمذیؒ کی العلل الکبیر اور اس پہ ابن رجب کی شرح علل الترمذی، علل الامام احمد بن حنبلؒ اور علل دار قطنیؒ منتہی طلبہ کے لئے مفید ترین کتب ہیں۔

دہم: آداب وتزکیہ کی کتب

علم اگر اخلاق، خشیت، اخلاص اور اصلاحِ قلب کے ساتھ نہ ہو تو فائدہ کم رہ جاتا ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے آداب وتزکیہ ورقائق اور اعمال القلوب کی کتابوں پر زور دیا ہے۔

رياض الصالحين: علامہ النووی کی یہ عظیم کتاب آیات واحادیث پر مشتمل نہایت جامع کتاب، جس میں اخلاص، عبادات، توبہ، صبر، تقویٰ، دعا، حسنِ اخلاق اور اور روزمرہ زندگی کے آداب پر مشتمل ہے۔ امت نے اس کے حسن کو قبول کیا ہے۔ الشیخ ابن باز خود اس کتاب کے دروس کا اہتمام کرتے تھے اور شیخ البانی روزانہ کی بنیاد پہ اس کے درس اور مطالعہ کی تلقین کرتے تھے۔ اس پہ شیخ ابن العثیمینؒ کی شرح شامل ہو تو استفادہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

عشر قواعد في تزكية النفس: الشیخ عبد الرزاق البدر حفظہ اللہ کی تزکیہ نفس کے اصول کو مختصر، واضح اور قرآنی وحدیثی دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے؛ ابتدائی طلبہ کے لیے بہت مناسب ہے کتاب کے ساتھ اس کی صوتی تسجیل بھی موجود ہے۔

كتاب الزهد ـــ امام احمد بن حنبلؒ: یہ زہد ورقائق پر سلف کی نہایت عظیم کتابوں میں سے ہے، جس میں انبیاء، صحابہ، تابعین اور ائمہ کے زہد، خوفِ آخرت، دنیا سے بے رغبتی، عبادت اور نصیحتوں کے آثار جمع کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا اسلوب روایتی ہے، اس لیے اس میں احادیث وآثار کی کثرت ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے یہ کتاب استاد کی رہنمائی کے ساتھ بہت مفید ہے، تاکہ وہ سلف کے عملی مزاج اور دنیا کے بارے میں ان کے صحیح تصور کو سمجھے۔

کتاب الزهد والرقائق — عبد اللہ بن المبارکؒ: عبد اللہ بن المبارکؒ کی یہ کتاب زہد، آخرت کی فکر، خشیتِ الٰہی، تقویٰ، اخلاص، تواضع اور سلف کے تربیتی اقوال پر مشتمل ہے۔ یہ قدیم ترین کتبِ رقائق میں شمار ہوتی ہے، اس لیے طالبِ علم کو ابتدائی دور کے اہلِ علم کا ایمانی ذوق اور عملی تربیت سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کا مطالعہ دل میں آخرت کی فکر اور عمل کی سنجیدگی پیدا کرتا ہے۔

کتاب الإخلاص والنية — ابن أبي الدنیاؒ: یہ اخلاص، نیت کی اصلاح، ریا سے بچاؤ اور عمل کی قبولیت کے موضوع پر آثارِ سلف کا قیمتی مجموعہ ہے۔ اس میں سلف صالحین کے اقوال اور واقعات کے ذریعے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ عمل کی روح نیت ہے، اور نیت کی خرابی بڑے سے بڑے عمل کو بھی بے وزن کر دیتی ہے۔ متوسط طالبِ علم کے لیے یہ کتاب اس لیے مفید ہے کہ وہ عبادت اور طلبِ علم میں اخلاص کی بنیاد مضبوط کر سکے۔

الصمت وآداب اللسان — ابن أبي الدنیاؒ: یہ زبان کی حفاظت، خاموشی کی فضیلت، فضول کلام سے اجتناب، غیبت، جھوٹ، چغلی اور آدابِ گفتگو کے موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے۔ ابن أبي الدنیاؒ نے اس میں احادیث، آثار اور سلف کے اقوال جمع کیے ہیں۔ طالبِ علم کے لیے یہ کتاب خاص طور پر ضروری ہے، کیونکہ علم کے ساتھ زبان کا ضبط، گفتگو کی پاکیزگی اور مجلس کے آداب نہایت اہم ہیں۔

حسن الظن باللہ — ابن أبي الدنیاؒ: یہ کتاب اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن، امید، رجاء، دعا، توبہ اور بندے کے قلبی تعلق کے موضوع پر مفید مجموعہ ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا، مگر حسنِ ظن کا مطلب عمل چھوڑ دینا بھی نہیں، بلکہ امید، خوف اور عمل کے درمیان اعتدال ہے۔ تزکیہ کے باب میں یہ کتاب قلب کو امید اور توکل کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

مختصر منهاج القاصدين — ابن قدامہ المقدسيؒ: یہ اصلاحِ نفس، اخلاق، عبادات، آفاتِ قلب، آدابِ معاشرت، علم، توبہ، صبر، شکر اور محاسبۂ نفس پر جامع کتاب ہے۔ اصل کتاب منہاج القاصدین ابن الجوزیؒ کی تہذیب ہے، اور ابن قدامہؒ نے اسے مزید مختصر و

نافع انداز میں پیش کیا۔ اس کتاب میں تربیتی مواد بہت مفید ہے، البتہ طالبِ علم کو روایات کی صحت و ضعف اور بعض تصوفی تعبیرات کے باب میں علمی احتیاط رکھنی چاہیے۔

صید الخاطر — ابن الجوزيؒ: یہ ابن الجوزیؒ کے علمی، فکری، اخلاقی اور تربیتی خواطر کا مجموعہ ہے۔ اس میں طالبِ علم کی اصلاح، وقت کی قدر، نفس کی کمزوریاں، اخلاص، عبادت، علم، دنیا کی حقیقت، عقل مندی، تجربہ اور دعوتی بصیرت جیسے موضوعات نہایت مؤثر انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ کتاب طالبِ علم کی سوچ کو گہرا کرتی ہے اور اسے اپنی ذات، علم اور عمل کا محاسبہ کرنا سکھاتی ہے۔

أعمال القلوب — شیخ خالد بن عثمان السبت حفظہ اللہ: یہ معاصر دور میں اعمالِ قلوب پر نہایت منظم، مفصل اور مفید علمی سلسلہ ہے، جس میں محبت، خوف، رجاء، توکل، اخلاص، صبر، شکر، یقین، خشوع، انابت اور مراقبہ جیسے موضوعات قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب / دروس کی خاص بات یہ ہے کہ قلبی اعمال کو صرف وعظ کے انداز میں نہیں بلکہ دلائل، اقوالِ سلف اور عملی تطبیق کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ متوسط اور اعلیٰ طلبہ کے لیے یہ بہت نافع ہے۔

لطائف المعارف — ابنِ رجب الحنبليؒ: یہ سال کے مبارک اوقات، رمضان، عشرۂ ذوالحجہ، عاشوراء، شعبان، محرم، جمعہ، دعا، توبہ، محاسبۂ نفس اور اعمالِ قلوب پر نہایت جامع اور مؤثر کتاب ہے۔ ابن رجبؒ کا اسلوب حدیثی، سلفی اور نہایت نرم تربیتی ہے۔ یہ کتاب طالبِ علم کو وقت کی قدر، موسمِ عبادت کی اہمیت اور عملِ صالح کی تیاری کا شعور دیتی ہے۔

التخویف من النار — ابنِ رجب الحنبليؒ: یہ آخرت، جہنم، خوفِ الٰہی، توبہ، انابت اور گناہوں سے بچاؤ کے موضوع پر مؤثر کتاب ہے۔ اس میں آیات، احادیث اور آثار کی روشنی میں جہنم کی ہولناکی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ سنجیدہ طالبِ علم کے لیے یہ کتاب قلب میں خشیت، محاسبہ اور اصلاح کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔

منظومة الألبيري — أبو إسحاق إبراهيم بن مسعود الألبيريؒ: ابو اسحاق ابراہیم بن مسعود الألبیریؒ کا مشہور ناصحانہ منظومہ ہے، جو عربی ادب اور تربیتی شاعری میں بہت معروف ہے۔ یہ منظومہ اصل میں ایک طالبِ علم کو نصیحت کے انداز میں لکھی گئی ہے، لیکن اس کے مضامین ہر طالبِ علم، عالم، داعی اور اصلاحِ نفس کے خواہش مند شخص کے لیے نہایت قیمتی ہیں۔ اس منظومہ میں مؤلف نے

طلبِ علم کی فضیلت، علم کے ساتھ عمل کی ضرورت، اخلاص، تقویٰ، دنیا سے بے رغبتی، آخرت کی تیاری، نفس کے محاسبے، وقت کی حفاظت، برے ساتھیوں سے بچنے، اور علم کو شہرت یا دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے سے اجتناب کی نصیحت کی ہے۔ اس کا اسلوب نہایت مؤثر، رواں اور دل نشین ہے، اسی لیے یہ منظومہ مدارس میں طلبہ کو حفظ کرائی جاتی ہے اور آدابِ طالبِ علم کے باب میں بہت مفید سمجھی جاتی ہے۔ یہ مبتدی سے متوسط طلبہ کے لیے بہترین تربیتی منظومہ ہے، خصوصاً عربی ادب، حفظِ اشعار، آدابِ علم اور تزکیہ کے دروس میں۔ اعلیٰ طلبہ کے لیے بھی اس کی شرح، لغوی نکات، بلاغی پہلو اور تربیتی معانی کے اعتبار سے بہت نافع ہے۔

کتب شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور کتب ابن القیمؒ: شیخ الاِسلام ابن تیمیہؒ اور امام ابن القیمؒ جہاں عقیدہ، فقہ، اُصول اور آثار سلف کے امام ہیں وہیں تزکیہ و تربیت کے امام بھی ہیں ان کی کتب ہر طالب علم کے لئے پڑھنا فرض کا درجہ رکھتی ہیں ان کی اگرچہ سب کتب اہم ہیں لیکن چند اہم کتب جو اس موضوع پہ ہیں وہ درج ذیل ہیں:

العبودیہ — شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ: یہ عبودیت کی حقیقت پر نہایت اصولی اور جامع رسالہ ہے۔ ابن تیمیہؒ نے اس میں واضح کیا ہے کہ انسان کی اصل عزت اللہ تعالیٰ کی بندگی میں ہے، اور عبادت صرف ظاہری اعمال کا نام نہیں بلکہ محبت، خوف، رجاء، توکل، اخلاص اور اطاعت سب کو شامل ہے۔ یہ کتاب تزکیہ کو توحید، اتباعِ سنت اور صحیح عقیدہ کے ساتھ جوڑتی ہے۔

التحفة العراقية في الأعمال القلبية — ابن تیمیہؒ: یہ اعمالِ قلوب کو سمجھنے کے لیے ابن تیمیہؒ کا نہایت اہم رسالہ ہے۔ اس میں محبت، اخلاص، توکل، خوف، رجاء، صبر، شکر اور رضا جیسے قلبی اعمال کو کتاب و سنت اور سلف کے منہج کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ تزکیہ کو بدعی تصوف یا محض جذباتی وعظ کے بجائے شرعی اصولوں پر قائم کرتی ہے۔

جامع الرسائل / رسائل في التزكية والسلوک — ابن تیمیہؒ: ابن تیمیہؒ کے مختلف رسائل میں تزکیہ، سلوک، اخلاص، اتباعِ سنت، اولیاء اللہ کی حقیقت، بدعاتِ تصوف کی اصلاح، قلبی اعمال اور بندگی کے اصول پر نہایت قیمتی مباحث ملتے ہیں۔ ان رسائل سے طالبِ علم کو یہ سمجھ آتی ہے کہ حقیقی تزکیہ وہ ہے جو توحید، سنت، علم، تقویٰ اور شریعت کی پابندی کے ساتھ ہو۔

الوصیۃ الصغریٰ — شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ: امام ابنِ تیمیہؒ کا ایک نہایت مفید تربیتی رسالہ الوصیۃ الصغری ہے، جو تزکیہ، تقویٰ، علم، عمل، اتباعِ سنت، ذکر، دعا اور طالبِ علم کی عملی اصلاح کے لیے مختصر مگر جامع نصیحتوں پر مشتمل ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے اوامر پر عمل کرے، نواہی سے بچے، اور اپنی زندگی کو تقویٰ و اتباعِ رسول ﷺ پر قائم کرے۔ اسے تزکیہ ورقائق کے باب میں مبتدی سے متوسط طالبِ علم کے لیے بہت مفید رسالہ کہا جا سکتا ہے۔

مدارج السالکین — امام ابن القیمؒ: یہ تزکیہ، اعمالِ قلوب اور سلوک کی سب سے گہری اور عظیم کتابوں میں سے ہے۔ امام ابن القیمؒ نے اس میں منازل إیاک نعبد وإیاک نستعین کی شرح کرتے ہوئے عبودیت، اخلاص، توبہ، محبت، خوف، رجاء، توکل، صبر، شکر، رضا، یقین اور معرفتِ الٰہی جیسے مقامات پر نہایت عمیق کلام کیا ہے۔

یہ کتاب اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے ہے، کیونکہ اس میں دقیق علمی، قلبی اور منہجی مباحث آتے ہیں۔

الداء والدواء / الجواب الکافي — امام ابن القیمؒ: یہ گناہوں کے اثرات، دعا کی حقیقت، توبہ، شہوات کے علاج، محبتِ الٰہی، نفس کی بیماریوں اور اصلاحِ قلب پر نہایت مؤثر کتاب ہے۔ امام ابن القیمؒ نے اس میں گناہ کے دنیوی و اخروی نقصانات اور قلب پر اس کے اثرات کو نہایت بلیغ انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب طالبِ علم کو محاسبۂ نفس، گناہوں سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا مضبوط جذبہ دیتی ہے۔

الفوائد — امام ابن القیمؒ: یہ مختصر مگر نہایت عمیق ایمانی، علمی اور تربیتی فوائد کا مجموعہ ہے۔ اس میں قرآن فہمی، دل کی اصلاح، علم و عمل، اخلاص، تقویٰ، دنیا کی حقیقت، آخرت کی تیاری اور بندے کے اللہ تعالیٰ سے تعلق پر گہرے نکات ملتے ہیں۔ یہ کتاب کم عبارت میں زیادہ معانی رکھتی ہے، اس لیے سنجیدہ طالبِ علم کے لیے بار بار مطالعہ کرنے کے قابل ہے۔

عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین — امام ابن القیمؒ: یہ صبر اور شکر کی حقیقت، اقسام، درجات، فضائل اور عملی اثرات پر جامع کتاب ہے۔ امام ابن القیمؒ نے اس میں یہ واضح کیا ہے کہ مومن کی زندگی صبر اور شکر کے درمیان گھومتی ہے: نعمت ملے تو شکر، آزمائش

آئے تو صبر۔ تزکیہ کے باب میں یہ کتاب نفس کو مصائب، عبادات، خواہشات اور زندگی کے حالات میں شرعی رویہ اختیار کرنا سکھاتی ہے۔

الوابل الصیب من الکلم الطیب — امام ابن القیمؒ: یہ ذکرِ الٰہی، دعا، استغفار، قلبی حیات، شیطان سے حفاظت اور اعمالِ صالحہ کے اثرات پر نہایت خوبصورت کتاب ہے۔ امام ابن القیمؒ نے ذکر کے فوائد، دل کی صفائی، روحانی قوت اور بندے کے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بہت مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب طالبِ علم کو ذکر کی حقیقت، اس کی برکت اور عملی زندگی میں اس کے اثرات سمجھاتی ہے۔

الرسالۃ التبوکیۃ / زاد المھاجر إلی ربہ — امام ابن القیمؒ یہ امام ابن القیمؒ کا مختصر مگر نہایت عمیق رسالہ ہے، جسے زاد المھاجر إلی ربہ بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اسے ۷۳۳ھ میں تبوک سے اپنے ساتھیوں کی طرف لکھا، اسی وجہ سے اسے الرسالۃ التبوکیۃ کہا جاتا ہے۔ اس میں آیتِ کریمہ ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ کی روشنی میں اللہ اور رسول ﷺ کی طرف قلبی ہجرت، علمِ نافع، تدبرِ قرآن، اخلاص، توبہ، صبر اور اعمالِ قلوب پر نہایت گہری گفتگو کی گئی ہے۔ یہ رسالہ متوسط سے منتہی طالبِ علم کے لیے بہت مفید ہے۔

طریق الھجرتین وباب السعادتین — امام ابن القیمؒ: امام ابن القیمؒ کی تزکیہ، سلوک اور اعمالِ قلوب پر نہایت اہم کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے بندے کی دو عظیم ہجرتوں کا ذکر کیا ہے: ایک اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت، یعنی اخلاص، محبت، خوف، رجاء، توکل اور عبودیت؛ اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت، یعنی اتباعِ سنت، اطاعتِ رسول اور شریعت کی پیروی۔ اس کتاب میں ابن القیمؒ نے فقر، غنا، صبر، شکر، محبتِ الٰہی، معرفتِ رب، بندگی، نفس کی اصلاح، درجاتِ مؤمنین، اور سعادت کے اسباب پر گہری گفتگو کی ہے۔ یہ کتاب طالبِ علم کو بتاتی ہے کہ حقیقی کامیابی صرف ظاہری اعمال سے نہیں بلکہ دل کی اصلاح، صحیح نیت، توحید، اتباعِ سنت اور اللہ تعالیٰ کی طرف مسلسل رجوع سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ تمام کتابیں طالبِ علم کے باطن، کردار اور نیت کی اصلاح کرتی ہیں۔

گیارہ: تاریخ وسیرت کی کتب

الرحیق المختوم — شیخ صفی الرحمن مبارکپوریؒ: یہ جدید دور کی مقبول ترین کتبِ سیرت میں سے ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو سادہ، مرتب، تاریخی اور دعوتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی زبان نسبتاً آسان ہے اور واقعات کی ترتیب واضح ہے، اس لیے سیرت کے ابتدائی مطالعے کے لیے نہایت مناسب ہے۔ مبتدی طالبِ علم کو مکمل سیرت کا ایک واضح خاکہ فراہم کرتی ہے۔ مبتدی اور متوسط طلبہ کے لیے بہترین ہے اصل کتاب عربی میں ہے اور عالمی مقابلے میں پہلے درجے کی انعام یافتہ ہے پھر مصنف نے خود ہی اس کا ترجمہ اردو میں کیا ہے، ایک جلد میں اس سے بہتر کوئی دوسری معاصر سیرت کی کتاب شاید نہیں ہے۔

رحمۃ للعالمین — قاضی محمد سلیمان منصورپوریؒ: یہ اردو زبان میں سیرتِ نبوی ﷺ کی نہایت معروف اور اہم کتاب ہے۔ اس میں مؤلف نے سیرت کو مؤرخانہ بصیرت، شستہ اردو، تحقیقی انداز اور دینی جذبے کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اردو خواں طلبہ کے لیے سیرت کا جامع اور مؤثر تعارف فراہم کرتی ہے۔ بتدی سے متوسط اردو طلبہ، خطباء اور عام قارئین کے لیے مفید ہے، مصنف نے نقد اور ترجیح بھی دی ہے سیرت کے مختلف واقعات میں اور اس کے ساتھ ساتھ کتاب مفصل بھی ہے اور سہل بھی ہے اس کا تین مختلف لوگوں نے عربی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔

اللؤلؤ المکنون في سیرۃ النبي المأمون ﷺ — موسیٰ بن راشد العازمی: یہ جدید دور کی مفصل اور منظم کتابِ سیرت ہے، جس میں ولادتِ نبوی ﷺ سے وفات تک کے واقعات کو ترتیب، تحقیق اور فوائد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں واقعاتِ سیرت کے ساتھ تربیتی اور علمی نکات بھی ملتے ہیں۔ نسبتاً آسان انداز میں تفصیلی سیرت پڑھنے کے لیے مفید ہے۔ مبتدی کے آخری مرحلے اور متوسط طالبِ علم کے لیے مناسب ہے، کتاب آسان فہم اور محققانہ ہے اس کے ساتھ تربیت کے پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے یہ کتاب سیرت پہ ایک مختصر موسوعہ بھی ہے۔

السیرۃ النبویۃ — ابن ہشامؒ: یہ سیرت کی قدیم ترین اور بنیادی کتب میں سے ہے۔ دراصل یہ ابن اسحاقؒ کی سیرت کی تہذیب وترتیب ہے، جس میں نسبِ نبوی، بعثت، دعوت، ہجرت، غزوات اور وفات تک کے واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ سیرت کے

بنیادی قدیم مصادر میں شمار ہوتی ہے، بعد کی اکثر کتب نے اس سے استفادہ کیا۔ توسط طالبِ علم کے لیے؛ مبتدی استاد کی رہنمائی سے پڑھے۔ اس کی شرح روضۃ الانف للسہیلی اس کی افادیت کو چار چاند لگا دیتی ہے اور سیرت کے اعتبار سے ایک موسوعہ ہے۔

الفصول في سيرة الرسول ﷺ—حافظ ابن کثیرؒ: یہ ابن کثیرؒ کی مختصر مگر جامع کتابِ سیرت ہے، جس میں سیرت کے اہم واقعات، شمائل، خصائص اور غزوات کو منظم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ابن کثیرؒ چونکہ محدث بھی تھے، اس لیے ان کا انداز نسبتاً تحقیقی اور روایت پر مبنی ہے۔ ختصر مگر علمی سیرت کے لیے نہایت مفید کتاب ہے۔ متوسط طلبہ، مدرسین اور خطباء کے لیے مناسب ہے۔

المختصر الكبير في سيرة الرسول ﷺ—عز الدین ابن جماعۃؒ: یہ سیرتِ نبوی ﷺ پر ایک مختصر مگر علمی کتاب ہے، جس میں اہم واقعات کو ترتیب اور اختصار کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ عربی میں مختصر سیرت پڑھنے کے خواہش مند طلبہ کے لیے یہ مفید متن ہے۔ طویل سیرت کتب سے پہلے ایک منظم تمہیدی مطالعہ فراہم کرتی ہے۔ متوسط عربی طلبہ کے لیے مناسب ہے۔

السيرة النبوية ضوء مصادر الاصلية—د. مہدی رزق اللہ احمد: یہ سیرتِ نبوی ﷺ پر تحقیقی اور تحلیلی معاصر کتاب ہے، جس میں قرآن، صحیح سنت، کتبِ شمائل، دلائلِ نبوت، مغازی اور تاریخ کے اصل مصادر سے سیرت کو مرتب کیا گیا ہے۔ مؤلف واقعات کو مستند مصادر کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قدیم مصادر سے مربوط جدید تحقیقی مطالعہ کے لیے اہم کتاب ہے۔ متوسط سے اعلیٰ طلبہ، مدرسین اور سیرت پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ہے اور عرب جامعات مین عموماداخلِ نصاب ہے۔

السيرة النبوية الصحيحة—د. أکرم ضیاء العمري: یہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روایات کو محدثین کے اصولِ نقد کی روشنی میں پرکھنے کی اہم کوشش ہے۔ مؤلف نے صحیح اور قابلِ اعتماد روایات کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے اور ضعیف و غیر ثابت مواد سے احتیاط کی ہے۔ سیرت کی روایات کی صحت و ضعف سمجھنے کے لیے نہایت اہم کتاب ہے۔ اعلیٰ طلبہ، محققین، اساتذہ اور علومِ حدیث سے واقف قارئین کے لیے ہے۔

زاد المعاد في هدي خير العباد—امام ابن القیمؒ: یہ صرف تاریخی سیرت نہیں بلکہ **ہدیِ نبوی ﷺ** کی جامع کتاب ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی عبادات، معاملات، اخلاق، غزوات، سفر، طبِ نبوی، اذکار، آداب اور روزمرہ زندگی کے نبوی طریقے بیان کیے گئے

ہیں۔ ابن القیمؒ ہر واقعہ اور عمل سے فقہی، تربیتی اور عملی فوائد بھی اخذ کرتے ہیں۔ سیرت، حدیث، فقہ، تربیت اور سنتِ نبوی ﷺ کے عملی منہج کو جمع کرتی ہے۔ توسط سے اعلیٰ طلبہ، خطباء، مدرسین اور سنجیدہ قارئین کے لیے ہے، اس کتاب کے بارے کہا جا سکتا ہے کہ یہ فقہ السیرۃ کی بنیاد ہے اور اس جیسی کوئی کتاب سیرت میں اس سے پہلے نہ ہی اس کے بعد لکھی جا سکی ہے۔

الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ — قاضی عیاض المالکیؒ: قاضی عیاض بن موسیٰ المالکیؒ کی نہایت مشہور اور عظیم کتاب ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ، خصائص، معجزات، شمائل، اخلاق، حقوق، تعظیم، محبت، اتباع اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کے احکام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص اہمیت یہ ہے کہ مؤلف نے قرآن، حدیث، آثارِ سلف، اقوالِ علماء اور تاریخی روایات کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی عظمت اور امت پر آپ ﷺ کے حقوق کو نہایت مؤثر اور علمی انداز میں جمع کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب صدیوں سے اہلِ علم، خطباء اور سیرت و شمائل کے طلبہ میں بہت مقبول رہی ہے۔ البتہ اس کتاب میں بعض روایات ایسی بھی ہیں جن کی صحت پر کلام کیا گیا ہے، اس لیے طالبِ علم کو اسے اہلِ علم کی رہنمائی یا معتبر تحقیق و تخریج والے نسخے کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ متوسط اور اعلیٰ درجے کے طلبہ، خطباء، مدرسین، سیرت و شمائل کے قارئین، اور نبی کریم ﷺ کے حقوق و مقام کو تفصیل سے سمجھنے والوں کے لیے۔

الشمائل المحمدیۃ: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ کی نہایت مشہور اور مبارک کتاب ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کے حلیۂ مبارک، لباس، چلنے، بیٹھنے، گفتگو، مسکراہٹ، عبادت، اخلاق، تواضع، کھانے پینے، سونے، مزاح، زہد اور روزمرہ زندگی کے آداب کو احادیث کی روشنی میں جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ قاری کو نبی کریم ﷺ کی سیرت کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں سے قریب کرتی ہے؛ یعنی آپ ﷺ کے حسنِ صورت، حسنِ سیرت، اخلاقِ کریمانہ اور معمولاتِ زندگی کو ایک جگہ جمع کرتی ہے۔ اسی لیے یہ کتاب محبتِ رسول ﷺ، اتباعِ سنت اور عملی تربیت کے لیے نہایت مفید ہے۔ البتہ اس میں صحیح، حسن اور بعض ضعیف روایات بھی موجود ہیں، اس لیے طالبِ علم کو اسے معتبر تحقیق یا شرح کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ مبتدی سے متوسط طلبہ، خطباء، مدرسین، سیرت و شمائل کے قارئین اور عام مسلمانوں کے لیے نہایت مفید کتاب ہے۔

اس کے بعد اسی طرح صحابہ کرامؓ، سلف صالحین اور آئمہ دین کے تعارف اور ان کے تراجم کے سلسلے میں درج ذیل کتب اہم ہیں:

صور من حياة الصحابة وصور من حياة التابعين — عبد الرحمن رأفت الباشا: یہ دونوں کتب بالترتیب صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے حالات، ایمان، قربانی، اخلاق اور دعوتی کردار کو آسان اور ادبی انداز میں بیان کرتی ہے۔ان کے ، علم، زہد، عبادت اور دعوتی جدوجہد کے واقعات کو دل نشین اسلوب میں پیش کرتی ہے۔ مبتدی اور متوسط طلبہ کے لیے انتہائی مناسب ہیں۔

الطبقات الكبرىٰ — امام ابن سعدؒ: یہ تراجم کی نہایت قدیم اور بنیادی کتاب ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت، غزوات، ازواجِ مطہرات، صحابہ، تابعین اور بعد کے طبقات کے حالات درج ہیں۔ یہ اس کے ساتھ سیرت، مغازی اور تراجم کا قدیم مصدر۔ اور متوسط سے اعلیٰ طلبہ کے لیے مفید ہے۔

أسد الغابة في معرفة الصحابة — ابن الأثيرؒ: یہ صحابہ کرامؓ کے تراجم پر جامع کتاب ہے، جس میں نام، نسب، قبولِ اسلام، غزوات میں شرکت، روایات اور وفات کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ صحابہ کے تراجم میں اہم مرجع۔ اور متوسط اور اعلیٰ طلبہ کے لیے اہم ہے۔

الإصابة في تمييز الصحابة — حافظ ابن حجرؒ: صحابہ کرامؓ کی معرفت پر سب سے اہم اور تحقیقی کتابوں میں سے ہے۔اس میں صحابی ہونے کی تحقیق، ناموں کی تمییز، روایات اور سابقہ مصادر کا خلاصہ ملتا ہے۔ صحابہ کی شناخت و تحقیق میں بنیادی مرجع۔ یہ اعلیٰ متوسط اور منتہی طلبہ کے لیے ہے۔

الاستيعاب في معرفة الأصحاب — ابن عبد البرؒ: صحابہ کرامؓ کے تراجم پر قدیم اور معتبر کتاب ہے۔ اس میں صحابہ کے نام، نسب، فضائل، روایات اور وفات کا ذکر ہے۔

سير أعلام النبلاء — امام ذہبیؒ: یہ اسلامی تاریخ کے نامور ائمہ، محدثین، فقہاء، قراء، زہاد، خلفاء، سلاطین اور اہلِ علم کے تراجم کا عظیم مجموعہ ہے۔ امام ذہبیؒ ہر شخصیت کے حالات، علمی مقام، اقوال، روایات، وفات اور کبھی تنقیدی تبصرہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ تراجم، رجال، تاریخ اور علمی منہج کی جامع کتاب۔ یہ متوسط سے منتہی طلبہ، اساتذہ اور محققین کے لیے اہم ترین مصدر ہے۔

اسی طرح تاریخ اسلامی عامہ پہ بھی طالب علم کو کتب معلوم ہونا چاہیئے ہیں:

البدایۃ والنہایۃ — حافظ ابن کثیرؒ: یہ اسلامی تاریخ کی جامع کتاب ہے، جس میں تخلیقِ کائنات، قصصِ انبیاء، سیرتِ نبوی ﷺ، خلفائے راشدین، اسلامی فتوحات، بعد کے ادوار، علاماتِ قیامت اور آخرت کے احوال تک بیان کیے گئے ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہؓ کے مطالعے کے لیے اس کا متعلقہ حصہ نہایت اہم ہے۔ اس کے بعد خلافت اموی و عباسی، سلجوقی، زنگی، ایوبی سلطنتوں کے لئے بنیادی مصدر ہے اور طوالت کم ہے اور بعض جگہ روایات کا نقد بھی ہے۔ سیرت اور عمومی اسلامی تاریخ کے تسلسل میں سمجھنے کے لیے بنیادی کتاب ہے۔ یہ متوسط سے اعلیٰ طلبہ، اساتذہ، خطباء اور محققین کے لیے اہم ہے۔

تاریخ الطبري / تاریخ الرسل والملوک — امام محمد بن جریر الطبریؒ: یہ اسلامی تاریخ کی نہایت وسیع اور بنیادی کتاب ہے، جس میں قدیم اقوام، انبیائے کرام، عہدِ نبوی ﷺ، خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار کے واقعات سند کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔ اس میں صحیح و ضعیف ہر طرح کی روایات موجود ہیں، اس لیے تحقیق کے بغیر ہر روایت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ تاریخی روایات کے قدیم مصادر میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ علیٰ طلبہ، محققین اور اساتذہ کے لیے؛ مبتدی کے لیے براہِ راست مناسب نہیں کیونکہ سب روایات کو جمع کیا گیا ہے بغیر نقد و عرض کے اس لئے اس کو پڑھنے کے لئے تاریخ کے بیادی مقدمات سے واقف ہونا ضروری ہے۔

تاریخ خلیفۃ بن خیاط — خلیفہ بن خیاطؒ: یہ اسلامی تاریخ کی قدیم ترین کتب میں سے ہے، جس میں عہدِ نبوی ﷺ، خلفائے راشدین، بنو امیہ اور ابتدائی عباسی دور کے حالات کو سن وار ترتیب سے مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اختصار، قدامت اور تاریخی ترتیب کے اعتبار سے اہم مصدر ہے۔ متوسط سے اعلیٰ طلبہ اور محققین کے لیے ہے یہ کتاب مکمل ہم تک نہیں پہنچ سکی ورنہ تاریخ کا درست اور اہم ترین مصدر یہی ہوتا۔

اس کے ساتھ معاصر تاریخی کتب جیسے محمود شاکر اور سہیل رکاز کی تاریخ کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ دکتور ضیاء اکرم العمری کی تحقیقات اور برصغیر میں یاسین مظہر صدیقی کی تحقیقات کو دیکھنا اہم ہے۔

سیرت و تاریخ کے تاریخی اشکالات سمجھنے کے لیے معاون کتب

العواصم من القواصم — قاضی ابو بکر ابن العربی المالکیؒ: یہ کتاب وفاتِ نبوی ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ کے دور میں پیش آنے والے سیاسی و تاریخی واقعات، خصوصاً خلافت، شہادتِ عثمانؓ، جنگِ جمل، صفین اور سیدنا علیؓ و سیدنا معاویہؓ کے اختلافات سے متعلق شبہات کا جواب دیتی ہے۔ حابہؓ کے بارے میں حسنِ ظن، کمزور روایات کی تردید، اور اہلِ سنت کے منہج کے مطابق تاریخی واقعات کو سمجھنے میں بنیادی کتاب ہے۔ توسط سے اعلیٰ طلبہ کے لیے ہے۔

حقبة من التاريخ — ڈاکٹر عثمان بن محمد الخميس: یہ معاصر کتاب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کے اہم واقعات، خلافتِ راشدہ، شہادتِ عثمانؓ، خلافتِ علیؓ، جنگِ جمل، صفین، تحکیم، معاویہؓ، یزید اور واقعۂ کربلا جیسے موضوعات کو اہلِ سنت کے منہج کے مطابق بیان کرتی ہے۔ یہ صحابہؓ کے دور سے متعلق معاصر شبہات کا آسان، منظم اور تحقیقی جواب فراہم کرتی ہے۔ توسط طلبہ، خطباء، مدرسین اور عام تعلیم یافتہ قارئین کے لیے مفید ہے۔

بارہویں: فتاویٰ و مجموعات

مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ مجلد ۱۰، ۱۱

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا عظیم مجموعہ، جس میں عقیدہ، فقہ، منہج، تزکیہ، بدعات کا رد، اور دعوتی اصول جمع ہیں۔ خصوصاً جلد ۱۰ اور ۱۱ میں اعمالِ قلوب، سلوک، اخلاص، محبتِ الٰہی، توکل اور روحانی اصلاح کے بڑے مباحث موجود ہیں۔ سنجیدہ طالبِ علم کے لیے یہ خزانہ ہے، جس سے فکر میں وسعت، منہج میں پختگی، اور استدلال میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

برصغیر کے علماء اہلِ الحدیث کی کتب

برصغیر کے اہلِ حدیث / سلفی اہلِ علم کی اردو تصنیفات کا مطالعہ طالبِ علم کے لیے نہایت ضروری ہے؛ کیونکہ ان کتب میں صرف مسائل و دلائل ہی نہیں، بلکہ علمی وسعت، منہجی پختگی، برصغیر کے فتنوں کا تعارف، ردِّ بدعات و تقلید، حدیث و سنت کا دفاع، فقہی بصیرت، مناظرانہ قوت اور اردو ادب کی چاشنی بھی ملتی ہے۔ ان اکابر کی تحریریں پڑھنے سے طالبِ علم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطے

میں قرآن وحدیث کی دعوت کیسے پیش کی گئی، اہلِ بدعت واہلِ تقلید کے اعتراضات کا جواب کیسے دیا گیا، اور عام فہم مگر باوقار اردو میں علمی گفتگو کیسے کی جاتی ہے۔

اسی طرح سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے فتاویٰ وعلمی آثار، محدث نواب صدیق حسن بھوپالیؒ کی اردو میں ترجمہ شدہ کتب، مولانا محمد حسین بٹالویؒ کی تحریرات، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی مناظرانہ وتفسیری خدمات، خصوصاً تفسیر ثنائی، اسلام اور مسیحیت، مقدس رسول وغیرہ، اور مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کی تفسیری ومناظرانہ تحریریں طالبِ علم کو برصغیر کی علمی کشمکش اور دعوتِ حدیث کے اسلوب سے روشناس کراتی ہیں۔

اس سلسلے میں خاص طور پر مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی تصانیف اور حال ہی میں شائع ہونے والا مجموعہ نگارشاتِ محمد اسماعیل سلفی نہایت اہم ہے؛ اس میں ان کے علمی، جماعتی، فقہی اور منہجی مضامین جمع ہیں۔ نگارشات کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا اسماعیل سلفیؒ نے اگرچہ کم لکھا، مگر ان کی تحریر علمی وزن رکھتی ہے۔ ان کی کتاب آزادی حریت فکر اپنے موضوع پہ منفرد اور عمدہ ترین کتاب ہے۔

اسی سلسلے میں محدث محمد گوندلویؒ، محدث عبد اللہ روپڑیؒ، محدث عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ، محدث سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ، مولانا عبد السلام بھٹویؒ، محدث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ اور محدث زبیر علی زئیؒ کی کتب بھی ضرور مطالعہ میں آنی چاہییں۔ مولانا عبد السلام بھٹویؒ کی تفسیر القرآن الکریم چار جلدوں میں ہے، جس میں صحیح احادیث، آثارِ سلف اور سادہ علمی اسلوب نمایاں ہے۔ محدث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتب میں پاک وہند میں علمائے اہل حدیث کی خدماتِ حدیث، احادیث صحیح بخاری ومسلم میں پرویزی تشکیک کا علمی محاسبہ، اسلام اور موسیقی: شبہات ومغالطات کا ازالہ، خطبہ غدیرِ خم اور حقوقِ اہلِ بیت وغیرہ اہم ہیں۔

محدث زبیر علی زئیؒ کی خدمات میں فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاَحکام، تحقیقی وعلمی مقالات، نور العینین فی اثبات رفع الیدین، صحیح بخاری کا دفاع، توفیق الباری فی تطبیق القرآن و صحیح البخاری، الاکمال فی اسماء الرجال، مباحث اصول حدیث، مقالات الحدیث، اور

سنن اربعہ، مشکوٰۃ، موطا امام مالک، تفسیر ابن کثیر وغیرہ کی تحقیق و تخریج شامل ہے۔ انہوں نے ۵۰ سے زائد کتب کی تحقیق و تخریج کی، جن میں سنن اربعہ، مسند حمیدی، صحیح ابن خزیمہ، تفسیر ابن کثیر اور موطا امام مالک شامل ہیں۔

مختصر یہ کہ برصغیر کے ان اہلِ علم کی کتب طالبِ علم کو صرف معلومات نہیں دیتیں، بلکہ اسے تحقیق کا ذوق، حدیث کا احترام، سنت کا دفاع، شبہات کا جواب، منہجی استقامت، علمی غیرت، اردو تحریر کی پختگی اور دعوتی اسلوب عطا کرتی ہیں۔ اس لیے جو طالبِ علم اردو علمی روایت، اہلِ حدیث منہج، برصغیر کے فکری فتنوں اور ردود و مناظرات کو سمجھنا چاہتا ہو، اسے ان اکابر کی تصانیف کو اپنے مستقل مطالعہ میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔

حاصل کلام

یہ تمام فنون — عقیدہ، تفسیر، فقہ، حدیث، اُصول فقہ، فرائض، نحو، تجوید، مصطلح، تزکیہ، تاریخ، سیرت، اور فتاویٰ — طالبِ علم کی شخصیت کو مکمل کرتے ہیں۔ صرف فقہ یا حدیث کافی نہیں، بلکہ زبان، دل، عقل، منہج، اخلاق اور تاریخ سب کا علم مل کر ایک متوازن عالم تیار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے ان کتب کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ کتابیں محض کاغذی ذخیرہ نہیں بلکہ صدیوں کے علم، تجربہ، تقویٰ، فقہ، اور نورِ نبوت کا تسلسل ہیں۔ جس طالبِ علم نے ان سے تعلق جوڑ لیا، اس نے علم کے صحیح دروازے پر دستک دے دی۔ اگر یہ مطالعہ اخلاص، دعا، استقامت، اور علماء کی صحبت کے ساتھ ہو، تو یہی کتابیں طالب علم کو عام طالب علم سے مجتہد اور محنتی طالب علم اور پھر عالم سے راسخ عالم اور مؤثر داعی بنا سکتی ہیں۔